मौलाना आज़ाद नेशनल उर्दू यूनिवर्सिटी مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی

Maulana Azad National Urdu University

(A Central University Established by an Act of Parliament in 1998)

ایک خاکہ

MaulanaAzadNationalUrduUniversity
AzadLogues
BY
StudentsofEnglishDept.

شیخ الجامعہ کے قلم سے

ترقی کی راہ پر گامزن

ڈاکٹر محمد اسلم پرویز

عزیز دوستو!

یہ بڑی خوشی و مسرت کا موقع ہے کہ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کا نیا تعارفی خاکہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ ایک طویل عرصے کے بعد اس کی اشاعت عمل میں آئی جب کہ اس دوران یونیورسٹی کافی بدل چکی ہے۔

اس وقت یونیورسٹی کیمپس میں مختلف مقامات پر نئی خوبصورت اور بہترین عمارتیں وجود میں آ گئی ہیں جن میں کئی نئے شعبے، مراکز اور سیول سروسز امتحانات کوچنگ اکیڈمی وغیرہ قائم ہیں۔ طلبا اور طالبات کے لیے نئی اقامت گاہوں کے علاوہ تمام سہولتوں سے آراستہ ایک انڈور اسٹیڈیم بھی تعمیر ہو چکا ہے۔

اب ہمیں یہاں سے پیش رفت کرتے ہوئے ان افراد تک پہنچنا ہے جہاں اب تک رسائی نہیں ہو پائی ہے؛ جو کچھ بن چکا ہے اسے مستحکم کرنا ہے؛ کیمپس کے باہر بھی بہترین بنیادی سہولتیں فراہم کرنی ہیں؛ معیارِ تعلیم کو بلند کرنا ہے؛ اردو میں علم کی بنیادوں کو وسیع کرنا ہے اور معیاری تحقیق کے لیے سازگار ماحول تشکیل دینا ہے۔

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی ایک منفرد ادارہ ہے جہاں ذریعہ تعلیم اردو ہے۔ یونیورسٹی کی اس منفرد خصوصیت کے باعث ہم کو عظیم چیلنجز کا سامنا بھی ہے۔

یونیورسٹی نے 1998ء میں جب اپنے کام کا آغاز کیا تو اس کا اولین راستہ فاصلاتی طرز پر تعلیم کی فراہمی تھا۔ اگلے چند برسوں تک یہی صورت حال رہی اور یونیورسٹی میں درج رجسٹر طلبا کی تعداد ایک مرحلے پر تقریباً ایک لاکھ تک پہنچ گئی تھی۔ لیکن بعد میں کسی وجہ سے فاصلاتی تعلیم پر توجہ کم ہوتی گئی۔

اردو یونیورسٹی نے حالیہ دنوں یہ فیصلہ کیا ہے کہ فاصلاتی طرز تعلیم پر سنجیدگی سے کام کیا جائے اور اس کے راستے کی تمام رکاوٹیں دور ہوں۔

اس وقت بھی فاصلاتی طرز تعلیم میں تقریباً 33,000 طلبا کا اندراج ہے جن میں نصف تعداد خواتین کی ہے۔ یہ فیصلہ کیا گیا کہ اس نظام کی خامیوں کو دور کیا جائے اور جدید ترین ٹکنالوجی کی مدد سے تمام 160 مطالعاتی مراکز، 9 علاقائی مراکز اور 5 ذیلی علاقائی مراکز میں نگرانی کے نظام کو مضبوط کیا جائے۔ آن لائن داخلے کا نظام شروع کرنے کا بھی فیصلہ کیا گیا۔ مشاورتی کلاسز، امتحانات لکھنے اور ڈگری، ڈپلوما و سرٹی فیکیٹ حاصل کرنے میں طلبا کو جو دشواریاں پیش آتی ہیں انہیں دور کیا جائے گا۔ یہ اور ایسے ہی دیگر اقدامات سے توقع ہے کہ اس طرز تعلیم میں طلبا کی تعداد کئی گنا بڑھ جائے گی۔

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں دوسری بات یہ طے کی گئی ہے کہ طلبا کی خود اعتمادی میں اضافہ کیا جائے۔ انہیں انگریزی میں مہارت حاصل کرنے کے لیے سہولیات فراہم کی جائیں تا کہ ان کے لیے حصول روزگار کے مواقع میں اضافہ ہو جائے۔ جب وہ کیمپس چھوڑیں تو حصول ملازمت کی مسابقت میں وہ اپنے آپ کو کسی دوسری یونیورسٹی یا ادارے کے طلبا سے کم تر محسوس نہ کریں۔

ایک اور پہلو جس پر مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے کام کا آغاز کیا ہے وہ اردو زبان میں مختلف مضامین کی کتابوں کی تیاری اور ترجمہ کے ذریعے علمی مواد کی فراہمی ہے۔

ان تمام اقدامات کے نتائج بہت جلد سامنے آنے شروع ہو جائیں گے۔

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کی جغرافیائی وسعت ہندوستان کی کئی یونیورسٹیوں کے مقابلے میں بہت زیادہ ہے۔ ساتھ ہی ساتھ یہ بات بھی سامنے آئی کہ لوگوں میں اردو سیکھنے اور اس زبان میں تعلیم حاصل کرنے کی خواہش کافی بڑھ گئی ہے۔ آپ کے گراں قدر تعاون کے ذریعے ان تمام لوگوں کی خدمت کر کے یونیورسٹی کو حقیقی مسرت حاصل ہوگی۔

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی (مانو)

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی (مانو) پارلیمنٹ کے ایکٹ کے ذریعے قائم شدہ ایک مرکزی یونیورسٹی ہے جس کا قیام 9 جنوری 1998 کو ہوا۔اس یونیورسٹی کے مقاصد درج ذیل ہیں:

- اردو زبان کی ترویج وترقی
- اردو میڈیم میں پیشہ ورانہ اور تکنیکی تعلیم کی فراہمی
- روایتی اور فاصلاتی طرز سے تعلیم کی فراہمی
- تعلیم نسواں پر خصوصی توجہ

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی ایکٹ 1996 کے مطابق صدر جمہوریہ ہند یونیورسٹی کے وزیٹر ہوں گے۔یونیورسٹی کے چانسلر اور وائس چانسلر کا تقرر وزیٹر کرتے ہیں۔چانسلر یونیورسٹی کے صدر اور وائس چانسلر اصل انتظامی و تعلیمی امور کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔

یونیورسٹی کو چلانے والی اعلیٰ اختیاری مجالس میں مجلس عاملہ (Executive Council)، مجلس تعلیمی (Academic Council)، اسکول بورڈ، شعبوں کے بورڈ آف اسٹڈیز، مالیاتی کمیٹی اور یونیورسٹی قانون کے ذریعے اعلان کردہ دیگر ارباب مجاز شامل ہیں۔ وائس چانسلر بہ اعتبار عہدہ مجلس عاملہ، مجلس تعلیمی اور مالیاتی کمیٹی کا صدر نشین ہوتا ہے۔

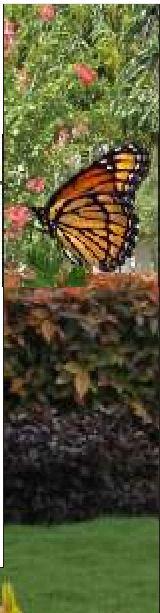

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی ریاست تلنگانہ کے صدر مقام حیدرآباد کے گچی باولی علاقہ میں قائم ہے۔ یہ کیمپس 200 ایکڑ رقبہ کی وسعت کو اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے خوبصورت چٹانوں، سبزہ زاروں، پیڑ پودوں اور چرند و پرند کا مسکن ہے جو قدرتی حسن سے مالا مال سرزمین دکن کی بہترین نمائندگی کرتا ہے۔ تیزی کے ساتھ ترقی کرنے والے شہری علاقے کے درمیان میں ہونے کے باوجود یہ کیمپس آج بھی کئی اقسام کے مقامی و بیرونی پرندوں کا مسکن بنا ہوا ہے۔کچھ دن قبل یہاں کی ایک چٹان پر مصری گِدھوں کا ایک جوڑا دیکھا گیا۔کیمپس کے ان مناظر کو یونیورسٹی کی جانب سے شائع کیے گئے 2016 کے ٹیبل کیلنڈر میں پیش کیا گیا ہے۔دوسری جانب یونیورسٹی کے شعبہ نباتیات کی جانب سے کیے گئے ایک مطالعہ میں یہاں کے مختلف پودوں کی 88 انواع کی نشاندہی کی گئی ہے۔اس کے علاوہ کیمپس کی زمین میں موجود مختلف النوع پودوں اور جھاڑیوں کی نشاندہی کی بھی تجویز ہے۔

یونیورسٹی کو NAAC کی جانب سے 2009 میں A گریڈ حاصل ہوا۔ NAAC کے ایکریڈیٹیشن کی تجدید کا عمل اپنے آخری مرحلے میں ہے۔گچی باولی میں واقع یونیورسٹی کے صدر دفتر پر انتظامیہ؛ اسکول برائے السنہ، لسانیات و ہندوستانیات؛ اسکول برائے تعلیم وتربیت؛ اسکول برائے فنون و سماجی علوم؛ اسکول برائے کامرس و تجارتی انتظامیہ؛ اسکول

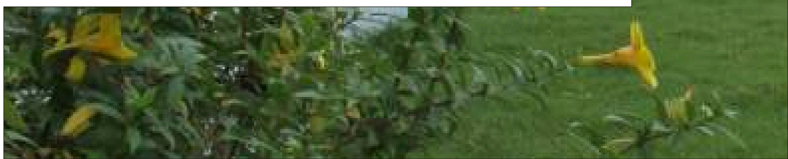

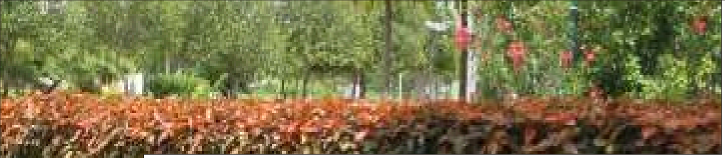
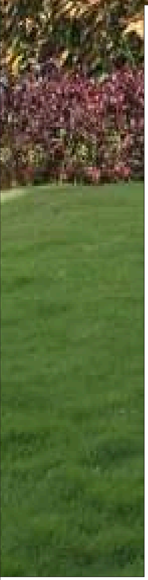

برائے سائنسز؛ اسکول برائے ترسیل عامہ وصحافت؛ سید حامد مرکزی کتب خانہ؛ پالی ٹکنک ؛صنعتی تربیتی ادارہ؛ یو جی سی - مرکز برائے فروغ انسانی وسائل؛ مرکز برائے تدریسی ذرائع ابلاغ؛ نظامت فاصلاتی تعلیم (DDE)؛ مرکز برائے مطالعات نسواں؛ مرکز برائے اردو زبان، ادب و ثقافت(CULLC)؛ مرکز پیشہ ورانہ فروغ برائے اساتذۂ اردو ذریعہ تعلیم (CPDUMT)؛ البیرونی مرکز برائے مطالعہ سماجی اخراج وشمولیتی پالیسی (ACSSEIP)؛ ایچ کے شیروانی مرکز برائے مطالعاتِ دکن؛ کوچنگ مرکز برائے سیول سروس امتحانات؛ مہمان خانہ یو جی سی مرکز برائے فروغ انسانی وسائل؛ مہمان خانہ سی پی ڈی یو ایم ٹی؛ اسپورٹس کمپلیکس؛ اوپن ایر اسٹیڈیم؛ لڑکوں کے چار ہاسٹل اورلڑکیوں کے دو ہاسٹل؛ مرکز صحت؛ مرکز معلومات؛ بینک؛ ڈاک خانہ؛ ایک کینٹین اوراساتذہ و دیگر عملے کے 93 کوارٹرس کی عمارتیں موجود ہیں۔

مولانا آزادنیشنل اردو یونیورسٹی میں تعلیم کی فراہمی کا نظام مطالعاتی اسکول، شعبہ جات، کالجز، مراکز اور نظامتوں پر محیط ہے۔ مطالعاتی اسکول مختلف شعبہ جات پر مشتمل ہوتے ہیں جو علم کے متعین میدانوں اورشعبوں کی بنیاد پر قائم کیے جاتے ہیں۔ اسکولوں کی نگرانی ڈین اور شعبوں کی نگرانی صدورشعبہ کرتے ہیں۔ ہراسکول کی ایک مجلس ہوتی ہے جسے'اسکول بورڈ' کہا جاتا ہےاور ہرشعبہ کی بھی ایک مجلس ہوتی ہے جو'بورڈ آف اسٹڈیز' کہلاتی ہے۔ تعلیم سے متعلق سارے امور پہلے بورڈ آف اسٹڈیز میں مباحثے کے بعدمنظور کیے جاتے ہیں اوراس کے بعدانہیں اسکول بورڈ میں پیش کیا جاتا ہے جہاں پرمنظوری کے بعدانہیں مجلس تعلیمی (اکیڈمک کونسل) کوبھیج دیا جاتا ہے۔ مجلس تعلیمی' جس کے چیرمین وائس چانسلر ہوتے ہیں' ان تجاویز کے نفاذ کی منظوری دیتی ہے۔

یونیورسٹی کے مراکز پرتربیت اور تحقیق کے کورسز کی فراہمی اورثقافتی سرگرمیوں کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ ان مراکز کی نگرانی ڈائرکٹر کرتے ہیں۔نظامت فاصلاتی تعلیم کے ذریعے فاصلاتی طرز میں مختلف تعلیمی پروگرام اورکورسزفراہم کیے جاتے ہیں۔ یونیورسٹی میں ایک یو جی سی اکیڈمک اسٹاف کالج بھی قائم کیا گیا ہے جسے اب یو جی سی مرکز برائے فروغ انسانی وسائل کہاجاتا ہے۔

ان کے علاوہ یونیورسٹی کا ایک سٹیلائیٹ کیمپس لکھنو میں اور ایک کیمپس سری نگر(جموں وکشمیر) میں قائم ہے۔ جب کہ بھوپال، دربھنگہ، سری نگر، اورنگ آباد، سنبھل، آسنسول، نوح اور بیدر میں ٹیچر ایجوکیشن کے کالجز قائم ہیں جن کی رہنمائی اسکول برائے تعلیم وتربیت کی جانب سے کی جاتی ہے۔ یونیورسٹی بنگلورو، دربھنگہ اورحیدرآباد میں تین پالی ٹکنک کالجز، بنگلورو، دربھنگہ اورحیدرآباد میں تین صنعتی تربیتی ادارے(آئی ٹی آئیز) اور دربھنگہ، حیدرآباد اور نوح (میوات)' ہریانہ میں تین اردو ماڈل اسکول چلاتی ہے۔

ان کے علاوہ یونیورسٹی میں اساتذہ، غیرتدریسی عملے اورطلبا کی منتخبہ نمائندہ انجمنیں قائم ہیں۔ یونیورسٹی کا ایک ولولہ انگیز ترانہ بھی ہے جس کی دھن بالی ووڈ کے مشہورموسیقار وہدایت کار مسٹروشال بھردواج نے بنائی ہے۔ بالی ووڈ ہی کی ایک اورمشہورشخصیت اورمعروف اردوشاعرگلزار نے یہ ترانہ لکھا ہے۔ اوراس ترانے کوسکھویندر سنگھ وریکھا بھردواج نے اپنی آواز میں گایا ہے۔

اردو یونیورسٹی ہندوستانی جامعات کی انجمن ،دولت مشترکہ کی جامعات کی انجمن اوراوپن یونیورسٹیوں کی ایشیائی انجمن کی بھی رکن ہے۔
ملک میں اردو بولنے والی آبادیوں کی تعلیمی ضروریات کی تکمیل کے لیے مولانا آزادنیشنل اردو یونیورسٹی کی نظامت فاصلاتی تعلیم نے گیارہ مختلف ریاستوں میں 9 علاقائی مراکز اور 5 ذیلی علاقائی مراکز قائم کیے ہیں۔ ان کے علاوہ نظامت کے تحت ملک بھرمیں 160 مطالعاتی مراکز بھی قائم ہیں۔

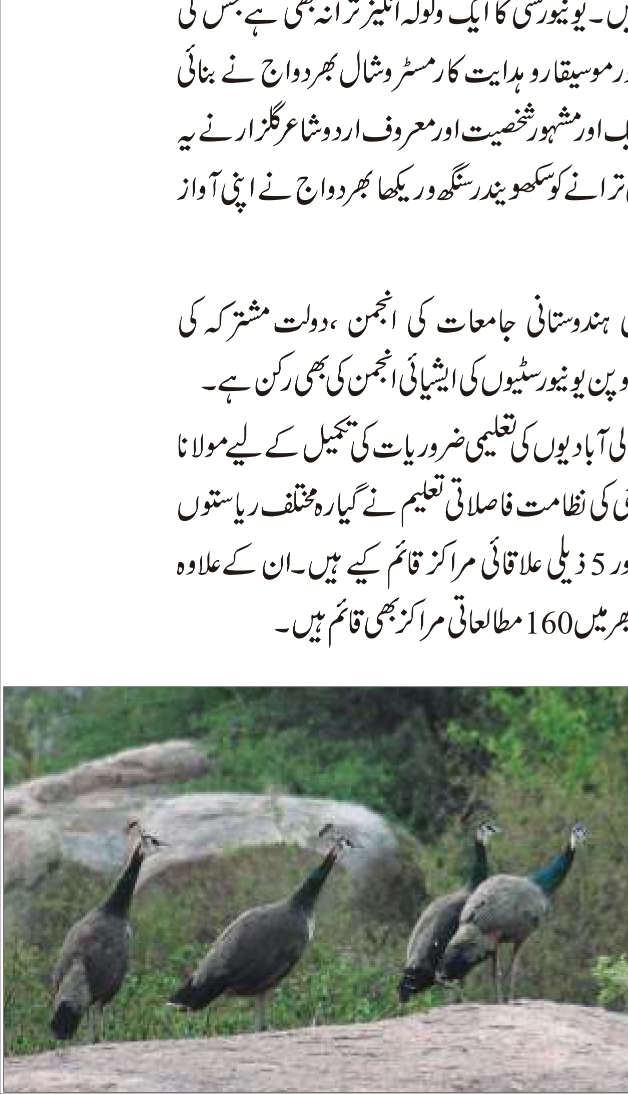

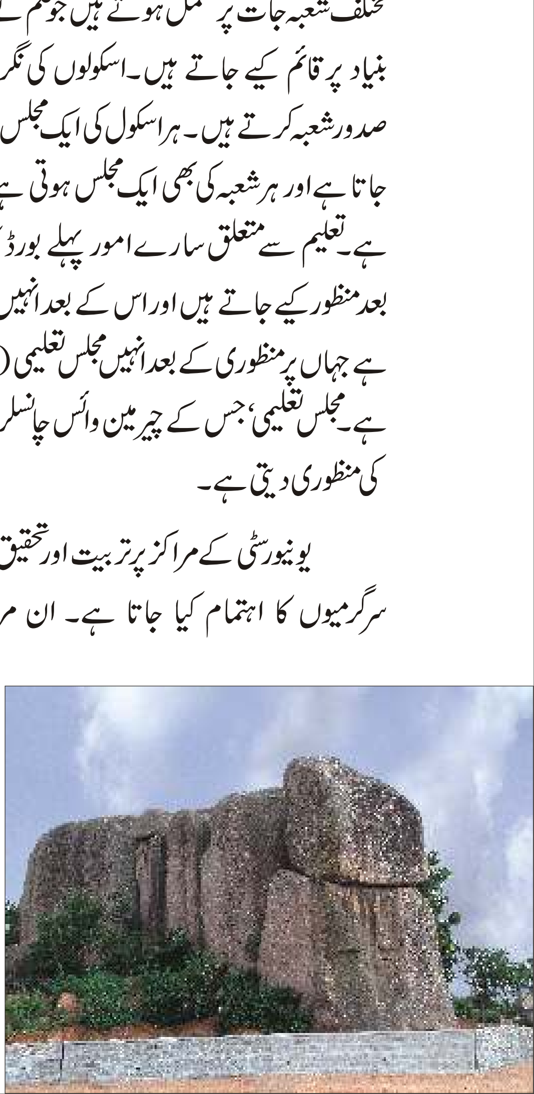

اسکول برائے السنہ، لسانیات وہندوستانیات

اسکول برائے السنہ، لسانیات وہندوستانیات 2004 میں قائم کیا گیا۔ یہ اسکول درج ذیل چھ شعبہ جات پر مشتمل ہے۔

شعبۂ اردو

شعبۂ اردو کا قیام 2004ء میں ہوا۔ شعبہ کا بنیادی مقصد ملکی و عالمی سطح پر اردو زبان، ادب اور ثقافت کی ادبی وتہذیبی اہمیت اور اس کی عصری معنویت کا شعور بیدار کرنا ہے۔ یہ شعبہ اردو زبان کو علم کی زبان اور اردو ادب کو اقدار کے ادب کی حیثیت سے فروغ دینا چاہتا ہے جو زمانے کی آزمائشوں کا سامنا کرسکتا ہے۔ شعبہ کا مقصد یہ ہے کہ علم کے میدان کو وسیع کرنے کے لیے حقیقی تحقیقی کام انجام دیے جائیں۔ شعبہ کی جانب سے اردو میں ایم۔اے، ایم۔فل اور پی ایچ ڈی پروگراموں کے علاوہ اردو اکتساب کے فروغ کے لیے پی جی ڈپلوما اور سرٹی فکیٹ کورسز بھی فراہم ہیں۔

شعبہ میں تحقیق کے لیے جن میدانوں پر توجہ مرکوز ہے ان میں جدید ثقافت، زبان اور ادب کا مطالعہ؛ دکنی زبان، ادب اور ثقافت کا مطالعہ؛ لسانیات؛ ابلاغ عامہ؛ ترجمہ اور ادبی تنقید کے نئے طرز وغیرہ شامل ہیں۔

طلبا کی ہمہ جہت ترقی کے لیے شعبہ اردو کی جانب سے 'آزاد ڈسکورس فورم' کے نام سے ایک پلیٹ فارم تشکیل دیا گیا ہے۔

شعبۂ انگریزی

شعبۂ انگریزی کا مقصد طلبا کو انگریزی زبان وادب کے عصری رجحانات سے واقف کروانا ہے۔ شعبہ یہ چاہتا ہے کہ ایک کلی تجزیاتی اور تنقیدی تناظر تخلیق کیا جائے اور سماج میں فعال ومثبت شرکت اور خدمت کے لیے طلبا کو تیار کیا جائے۔ شعبہ کی جانب سے ایم اے، ایم فل اور پی ایچ ڈی کے پروگرام فراہم ہیں۔ ان کے علاوہ شعبہ میں انڈر گریجویٹ طلبا کے لیے انگریزی کی تدریس ہوتی ہے اور دیگر شعبوں کے طلبا کے لیے زبان کی مہارت کے کورس بھی چلائے جارہے ہیں تاکہ ان کے اندر روزگار کے حصول کی اہلیت میں اضافہ ہو۔ شعبہ کا ایک اور اہم مقصد یہ ہے کہ اردو-انگریزی کی بین لسانی تحقیق اور ایک اختراعی وبین علومی تحقیق کو فروغ دیا جائے۔

شعبہ کی جانب سے پابندی کے ساتھ قومی سطح کی کانفرنسیں منعقد کی جاتی ہیں اور مولانا آزاد جرنل آف انگلش لینگویج اینڈ لٹریچر (MAJELL) کے نام سے ایک بین الاقوامی ششماہی جریدہ بھی شائع کیا جاتا ہے۔ اس کا مقصد مختلف تہذیبوں کے درمیان باہمی تفہیم، ادبی فکر کی توسیع اور اظہار کے لسانی امکانات کی تلاش ہے۔

شعبہ میں درج ذیل میدانوں میں تحقیق پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے: تاریخ انگریزی زبان؛ انگریزی زبان کی تدریس؛ صوتیات؛ اسلوبیات؛ انگریزی ادب کی تاریخ؛ برطانوی ادب؛ امریکی ادب؛ دولت مشترکہ کا ادب؛ اردو-انگریزی ادب؛ اردو-انگریزی مطالعات ترجمہ؛ انگریزی ادب میں مسلمانوں کی خدمات؛ انگریزی میں ہندوستانی تحریریں اور ادبی نظریات وتنقید۔

شعبۂ ہندی

شعبۂ ہندی نے تعلیمی سال 08-2007 سے اپنی سرگرمیوں کا آغاز کیا۔ شعبہ کی جانب سے ایم اے، ایم فل اور پی ایچ ڈی پروگرام اور فنکشنل ہندی اور ترجمہ میں ایک جزوقتی ڈپلوما چلایا جارہا ہے۔ اس کے علاوہ بی اے و بی ایس سی کے طلبا کے لیے زبان دوم اور ایک بنیادی مضمون کی حیثیت سے بھی ہندی کی تدریس کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ غیر ہندی علاقوں میں ہندی زبان کو فروغ دینا شعبہ کا اہم مقصد ہے۔ شعبہ دکنی اردو کے ساتھ بھی مستحکم تعلقات قائم رکھنے کی کوشش کررہا ہے۔ شعبہ کی جانب سے بین علومی مطالعات، تحقیقی پروگرام اور سروے انجام دیے جاتے ہیں۔ شعبہ نے دکنی زبان وادب پر 'دکھنی' کے نام سے ایک کتاب بھی تیار کی ہے۔ شعبہ کے اساتذہ اور طلبا کو اردو سیکھنے کے لیے راغب کیا جاتا ہے تاکہ وہ اردو اور ہندی کے ثقافتی رشتوں سے واقف ہوسکیں۔

تانیثی ادب، دلت ادب، عہد وسطیٰ اور جدید عہد کی شاعری، جدید ادب، تقابلی ادب، ترجمہ، کتھا ساہتیہ، آدی واسی و مسلم ڈسکورس اور جدید تھیٹر شعبہ میں تحقیق کے خصوصی میدان ہیں۔

شعبۂ عربی

شعبۂ عربی کا قیام 2006 میں ہوا۔ اس کا مقصد جدید خطوط پر عربی زبان و ادب کی تدریس کی بڑھتی ہوئی مانگ کو پورا کرنا اور عربی سے انگریزی اور انگریزی سے عربی میں ترجمہ کے لیے طلبا کو تیار کرنا ہے۔

گلوبلائزیشن نے روزگار کے نئے نئے مواقع پیدا کر دیے ہیں۔ اس پس منظر میں عربی نے کافی اہمیت حاصل کر لی ہے کیوں کہ عرب ممالک کے ساتھ تجارتی و کاروباری تعلقات کو مزید مستحکم کرنے کے لیے ہندوستان کو عمدہ مترجمین اور ترجمانوں کی کافی ضرورت ہے۔

ان حقائق کے پیش نظر شعبہ نے بہترین لسانی مہارتوں کی تربیت اور عالمی سطح کی سخت تربیت کے ذریعے ترجمے اور تدریس کے میدان میں انسانی وسائل کے فروغ کا ایک منصوبہ تشکیل دیا ہے۔

شعبے نے انسانی اقدار پر کافی زور دیا ہے اور انہیں نصاب کا لازمی حصہ بنایا ہے۔ شعبہ کی جانب سے ایم اے، ایم فل، پی ایچ ڈی پروگرام اور تین جز وقتی کورسز فراہم ہیں۔ ان کے علاوہ بی اے، بی ایس سی کے انڈر گریجویٹ پروگراموں کے لیے بھی عربی زبان کا کورس پڑھایا جاتا ہے۔ شعبہ کے زیادہ تر طلبا مختلف قومی و کثیر قومی اداروں اور تنظیموں میں بہترین ملازمت حاصل کرنے میں کامیاب ہو چکے ہیں۔

ترجمہ، جدید عربی ادب اور تحقیقی رجحان کا فروغ شعبہ میں خصوصی توجہ کے میدان ہیں۔

شعبۂ فارسی

شعبۂ فارسی کا قیام 2008 میں ہوا اور تعلیمی سال 2008-09 سے ایم اے فارسی کے ریگولر کورس کے ساتھ اس نے اپنی باقاعدہ تعلیمی سرگرمیوں کا آغاز کیا۔ اس کے بعد شعبہ میں فارسی ڈپلوما کا آغاز ہوا۔ ایم فل اور پی ایچ ڈی کے تحقیقی پروگراموں کی شروعات تعلیمی سال 2011-12 سے ہوئی۔ اس کے بعد سے 15 پی ایچ ڈی اسکالروں نے فارسی مخطوطات، دکن کی مشترکہ ثقافت اور صوفی تذکروں وغیرہ جیسے موضوعات پر تحقیقی کام کیا ہے۔ جب کہ 20 اسکالروں نے فارسی مخطوطات کے وضاحتی اشاریوں، کتبات، مطالعات دکن، صوفی شاعری وغیرہ پر اپنے تحقیقی مقالے جمع کیے ہیں۔ ان تمام کو سند حاصل ہو چکی ہے۔

ایم اے فارسی کے چار سمسٹروں کا نصاب اس طرح ترتیب دیا گیا ہے کہ کورس روزگار پر مبنی اور عصری چیلنجز سے مطابقت رکھنے والا ہو جائے۔ مخطوطہ خواندگی، دستاویز خواندگی، ترجمے کی مہارتیں، کتبات کا سروے جیسے تکنیکی مضامین اور علم مخطوطات پر عملی کلاسز کو نصاب میں شامل کیا گیا ہے۔

تعلیمی سال 2014-15 سے شعبہ انڈر گریجویٹ کورسز بی اے اور بی اے (آنرز) کے طلبا کے لیے زبان دوم اور ایک بنیادی مضمون کی حیثیت سے بھی فارسی کی تدریس کا اہتمام کر رہا ہے۔

شعبہ کے طلبا اور اساتذہ ہر سال امام خمینی انٹرنیشنل یونیورسٹی قزوین، ایران میں منعقد ہونے والے فارسی کے ریفریشر کورس میں شریک ہوتے ہیں۔

شعبۂ ترجمہ

سال 1998 میں یہ شعبہ ابتداً ٹرانسلیشن ڈویژن کی حیثیت سے قائم ہوا اور 2005 میں یہ باقاعدہ شعبہ ترجمہ میں تبدیل ہو گیا۔ شعبہ ترجمہ اپنے خصوصی اردو پس منظر کے باعث ہندوستان میں اپنی نوعیت کا واحد شعبہ ہے۔ شعبہ میں ایم اے مطالعات ترجمہ کے دو سالہ پوسٹ گریجویٹ کورس کے علاوہ ایم فل اور پی ایچ ڈی کے تحقیقی پروگرام بھی فراہم ہیں۔

باقاعدہ تعلیمی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ شعبے کے طلبا ترجمے کے مختلف عملی پروجکٹس میں بھی حصہ لیتے ہیں۔ یہ ایک ابھرتا ہوا علمی میدان ہے اور ہندوستان جیسے تکثیری ملک میں اس کے لیے وسیع مواقع پائے جاتے ہیں۔ مدرسوں کے فارغ طلبا کی ایک بڑی تعداد اس کی جانب راغب ہو رہی ہے۔ جہاں سے انہیں سرکاری و نجی شعبوں میں کامیاب کیریئر کی شروعات کے لیے بے شمار مواقع حاصل ہوتے ہیں۔

ترجمہ کی تاریخ، ترجمے کے اصول و نظریات، اصطلاح سازی اور اس کا انتظام، مشینی ترجمہ و کمپیوٹرا عانتی ترجمہ، اطلاقی اردو لسانیات، ذرائع ابلاغ و صحافت کا ترجمہ، طبعی و سماجی علوم کا ترجمہ اور ادبی ترجمہ وغیرہ شعبے میں تحقیق کے خصوصی میدان ہیں۔

اسکول برائے کامرس و بزنس مینجمنٹ

شعبہ مینجمنٹ

شعبہ مینجمنٹ کا قیام ایم بی اے پروگرام کی شروعات کے ساتھ سال 2004-05 میں ہوا۔ مینجمنٹ کے معمول کے مضامین کے علاوہ متعلقہ عملی میدانوں میں کیس اسٹڈیز، شخصیت سازی، ماہرینِ صنعت کے ذریعے مہمان لکچرس، مختلف النوع موضوعات پر طلبا کے ذریعے سیمنار، انتظامیہ کے کھیل اور صنعتی اکائیوں کے دوروں پر خصوصی توجہ دی گئی۔ اس وقت درج ذیل تین میدانوں میں تخصص کی سہولت فراہم ہے: انسانی وسائل کا فروغ، مارکیٹنگ مینجمنٹ اور فائنانس۔

شعبہ کی جانب سے مینجمنٹ اسٹڈیز میں تحقیقی پروگرام بھی موجود ہیں۔ ایم فل اور پی ایچ ڈی کے تحقیقی پروگرام جدت کو فروغ دینے کے علاوہ ایسی سرگرمیوں پر توجہ دیتے ہیں جو صنعت اور سماج سے متعلق مسائل پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ بیرونی اشتراکات کو پروان چڑھانے والے تجارت دوست رویے پر بھی توجہ دی جاتی ہے۔ شعبہ میں اس وقت چار اہم میدانوں میں تحقیق پر توجہ دی جارہی ہے۔ وہ ہیں بازارکاری کا انتظامیہ، مالیاتی انتظامیہ، انسانی وسائل کا انتظامیہ اور عمومی انتظامیہ۔ یہاں تحقیق کے لیے انتہائی معاون اور خوشگوار ماحول موجود ہے جو مستقبل کے نوجوان محققین کی تربیت و نشو و نما میں کافی مددگار رہے۔

شعبہ کامرس

سال 2011 میں اسکول آف کامرس اینڈ بزنس مینجمنٹ کے تحت شعبہ کامرس کا قیام عمل میں آیا۔ اپنے قیام کی ابتدا سے ہی شعبہ کامرس اور متعلقہ خصوصی مضامین، اکاؤنٹنگ اور فائنانس میں معیاری تعلیم کے لیے انتہائی سنجیدہ ہے۔ کورس کے نصاب کو مختلف النوع تعلیمی مضامین اور متعدد بنیادی مثالوں کے تجربات کے ساتھ تیار کیا گیا ہے۔ کورس کی ساخت میں نظریاتی تجزیہ اور پیشہ ورانہ عملی تربیت دونوں کے توازن کو یکجا کیا گیا ہے۔ اساتذہ ایسے اکاؤنٹنٹس تیار کرنا چاہتے ہیں جو بازار میں ابھرنے والے چیلنجز سے نمٹ سکیں۔ اکتسابی ماحول کو مزید معنی خیز بنانے کے لیے شعبہ میں صنعتوں سے ماہرین کو لکچرس کے لیے مدعو کیا جاتا ہے۔ اس سے شعبہ کامرس کے طلبا کو روزگار کے حصول میں بھی مدد ملتی ہے۔

شعبہ کی جانب سے ایم کام کا کورس فراہم ہے جس میں 32 طلبا کے داخلے کی گنجائش ہے۔ بی کام میں حاصل کردہ میرٹ کی بنیاد پر داخلے انجام دیے جاتے ہیں۔ ایم کام میں داخلہ کے لیے ضروری ہے کہ امیدوار نے بی کام میں مجموعی طور پر 45 فیصد سے زائد نمبر حاصل کیے ہوں اور دسویں/ بارہویں/ گریجویشن کی سطح پر اردو بحیثیت مضمون یا زبان پڑھی ہو۔

اسکول برائے ترسیل عامہ و صحافت

شعبہ ترسیل عامہ و صحافت

شعبہ ترسیل عامہ و صحافت 2004ء میں قائم کیا گیا۔ شعبہ کے طلبا کو یہاں موجود ویڈیو اسٹوڈیو، آڈیو اسٹوڈیو، متعلق کنٹرول رومس اور آڈیو و ویڈیو ایڈیٹ سوٹس، ٹیلی پرومپٹر، کمپیوٹر گرافکس و اینی میشن کے حامل پوسٹ پروڈکشن کی جامع سہولت سے راست استفادے کا موقع حاصل ہے۔

معمول کی تدریس کے ساتھ ساتھ مختلف میڈیا اداروں اور متعلقہ میدانوں کے ماہرین کو شعبہ کے طلبا کی تربیت کے لیے مدعو کیا جاتا ہے۔

شعبے کے ویڈیو اسٹوڈیو میں ایک ملٹی کیمرہ آن لائین سیٹ اپ موجود ہے جو انتہائی اعلیٰ سطح کے نشریاتی کیمروں و پی سی آر، 32 چینل کے آڈیو مکسر اور متعلقہ پروڈکشن گیر کے ساتھ لیس ہے۔ ویڈیو اسٹوڈیو میں ٹھنڈے لائٹس والے ایک لچکدار، خودکار لائیٹنگ گرڈ کے ذریعے روشنی کا انتظام کیا جاتا ہے۔ آؤٹ ڈور عکس بندی کے لیے ایچ ڈی ٹی وی کے حامل کیمرے فراہم ہیں۔ آڈیو ورک اسٹیشن پر ڈیجیٹل آڈیو ریکارڈنگ کے لیے ایک آڈیو اسٹوڈیو بھی اپنے متعلقہ کنٹرول روم کے ساتھ موجود ہے۔

شعبے نے 2014ء میں ترسیل عامہ و صحافت میں پی ایچ ڈی کورس کا بھی آغاز کیا ہے۔

اسکول برائے فنون اور سماجی علوم

شعبۂ نظم ونسقِ عامہ

شعبۂ نظم ونسق عامہ اور سیاسیات 2006 میں قائم ہوا۔ سال 2015 میں دونوں شعبہ جات الگ ہوئے۔ یعنی شعبۂ نظم ونسق عامہ اور شعبۂ سیاسیات دو علیحدہ شعبہ کے طور پر قائم ہوئے۔

شعبہ کا مقصد نظم ونسق عامہ میں اعلیٰ تعلیم کی فراہمی اور تحقیقی سرگرمیوں کو فروغ دینا ہے۔ کورس کو اس طرح سے ڈیزائن کیا گیا ہے کہ وہ طلبہ کے لیے اعلیٰ تعلیم کی فراہمی اور سول سروسز کی تیاری نیز کارپوریٹ سیکٹر کے لیے فائدہ مند ہو۔ شعبہ کے تحت انڈر گریجویٹ، پوسٹ گریجویٹ، ایم فل اور پی ایچ ڈی پروگرامز چلائے جارہے ہیں۔ فیکلٹی کے پاس یو جی سی کا ایک بڑا تحقیقی پروجیکٹ بھی ہے۔ ریسرچ اسکالرز مختلف النوع میدانوں مثلاً عوامی پالیسی، مقامی حکمرانی، ای گورنس، انسانی حقوق، اقلیتی حقوق مطالعاتِ نسواں اور بچوں کے حقوق میں تحقیقی کام کررہے ہیں۔ شعبہ میں سمینار، گیسٹ اور توسیعی لکچر اور دیگر متعلقہ نصابی سرگرمیاں جاری رہتی ہیں۔ شعبہ سے فارغ طلبہ سرکاری اور غیر سرکاری اداروں میں ملازمتیں حاصل کرچکے ہیں۔

شعبۂ سیاسیات

یہ شعبہ 2015 میں قائم کیا گیا۔ پہلے اس کا نام شعبۂ نظم ونسق عامہ اور سیاسیات تھا۔ بعد ازاں دونوں شعبہ جات علاحدہ ہوئے۔ شعبہ میں ایم اے، ایم فل اور پی ایچ ڈی پروگرام چلائے جارہے ہیں۔ ریسرچ، پوسٹ گریجویٹ اور انڈر گریجویٹ کورسوں میں داخلے کے لیے اچھی تعداد میں طلبہ رجوع ہوئے ہیں۔

شعبۂ سوشل ورک

سال 2009 میں یہ شعبہ قائم کیا گیا۔ جس کا مقصد سوشل ورک سے وابستہ ایسے پیشہ ور افراد تیار کرنا ہے جو ملک کے دشوار خطوں میں رہنے والے پسماندہ طبقات کے لیے وقف ہوکر کام کرسکیں۔ شعبہ میں دو سالہ ماسٹر آف سوشل ورک (ایم ایس ڈبلیو) اور پی ایچ ڈی پروگرام دستیاب ہے۔ شعبہ نے غیر سرکاری اداروں (NGOs) اور سرکاری اداروں کے ساتھ ایک بہتر تال میل قائم کررکھا ہے۔ جو حیدرآباد اور حیدرآباد سے باہر ملک کے مختلف حصوں سے وابستہ ہیں۔ اس کا مقصد طلبہ کو موثر اور سخت محنت پر مبنی فیلڈ ورک کی تربیت فراہم کرنا ہے۔ شعبہ مسلسل طور پر ہفتہ وار انفرادی کانفرنسوں، فیلڈ ورک سمینار، اور اسکل لیب کا اہتمام کرتا ہے جس سے شعبہ کی تحقیقی صلاحیت اور اس کے عزم میں اضافہ ہوتا ہے ساتھ ہی طلبہ کی صلاحیتیں اور ان کی مہارتوں میں نکھار آتا ہے۔ سال 2014 میں شعبہ نے پی ایچ ڈی پروگرام شروع کیا۔ ریسرچ پروگرام میں اقلیتوں خصوصاً صنفی مسائل اور عملی/مداخلتی تحقیق کے حوالے سے توجہ مرکوز کیا گیا ہے۔

شعبۂ تعلیم نسواں

اس شعبہ کا قیام 2004 میں عمل میں آیا۔ شعبہ میں پی جی، ایم فل اور پی ایچ ڈی پروگرام دستیاب ہیں۔ شعبہ کے اغراض و مقاصد میں صنفی حساسیت، خواتین کی بااختیاری اور ترقیاتی پالیسیوں اور پروگراموں سے طلبہ کو ہم آہنگ کرنا ہے۔ شعبہ قانونی شعور پیدا کرنے، ادب میں تانیثی تنقید اور تانیثی نظریے کی تفہیم پیدا کرنے کی کوشش کررہا ہے۔ مسلم خواتین کو بھی حاصل شدہ اختیارات کے تئیں ان کی بیداری کا پتہ لگانے، شریعت کے مختلف پہلوؤں اور خواتین سے وابستہ مختلف مسائل پر معلومات کی فراہمی کے معاملہ میں شعبہ خصوصی توجہ دے رہا ہے۔ شعبہ غیر سرکاری اداروں (NGOs) کے ساتھ مل کر بھی کام کررہا ہے۔

شعبہ اسلامیات

یہ شعبہ 2012 میں قائم ہوا۔شعبہ میں بی اے، ایم اے، ایم فل اور پی ایچ ڈی پروگرام دستیاب ہیں۔ شعبہ کے اہم مقاصد میں جدید تناظر میں اسلامیات کا کورس فراہم کرنا ہے۔

اپنے سیاسی افکار اور سماجی طرز رسائی کے حوالے سے عوام کے درمیان اسلام خصوصی طور پر بحث کا موضوع رہا ہے۔لیکن جس بات پر زیادہ چرچا نہیں ہوئی وہ ہے ہندوستان بلکہ ساری دنیا میں اسلامی تہذیب وتمدن کی تاریخ۔اسلام نے جدید سائنس کے فروغ میں انتہائی اہم رول ادا کیا ہے۔اس کے علاوہ ایک عام انسانی تہذیب وثقافت کے فروغ میں اس کا ایک شاندار کردار رہا ہے۔

شعبہ کا اہم میدانِ کار اسلامی سائنس کا گہرا مطالعہ، جدید عہد کا ایک جامع شعور، بین عقائد تعلقات کے لیے علمِ دین کے بنیادوں کی تفہیم، تکثیری سماج میں مسلمانوں کا رول اور اسلامی مطالعات نیز ہندوستان میں رہنے والے مسلمان ہیں۔ درس وتدریس کے علاوہ یہ شعبہ طلبہ کے استفادے کے لیے دیگر تعلیمی اور ثقافتی پروگرام منعقد کرتا رہتا ہے۔

شعبۂ تاریخ

یہ شعبہ 2014 میں قائم ہوا اور یہاں بی اے اور پوسٹ گریجویٹ پروگرام دستیاب ہیں۔اپنے آغاز ہی سے شعبہ نے ایک قومی شناخت حاصل کرلی ہے۔جہاں ملک کے سبھی حصوں سے طلبہ آتے ہیں۔شعبہ میں پانچ فیکلٹی ممبران ہیں جو ملک کے بہترین اداروں سے تربیت یافتہ ہیں۔

بدلتے ہوئے حالات کے پیش نظر شعبہ نے بہترین کورس مرتب کیا ہے؛ مثلاً ہندوستان میں اسلام کی تاریخ، ہندوستان کی معاشی تاریخ، جدید ہندوستان میں خواتین، نوآبادیاتی ہندوستان میں دلت تحریک، سینٹرل ایشیا سے ہندوستان کے تعلقات اور علم مسکوکات وغیرہ۔

شعبہ جلد ہی ایم فل اور پی ایچ ڈی پروگرام، ایک سالہ برج کورس اور اطلاقی سیاحت کی تاریخ، میوزیالوجی اور محافظ خانہ مینجمنٹ میں پی جی ڈپلومہ پروگرام شروع کررہا ہے۔

شعبہ کا وژن اسے قومی اور بین الاقوامی سطح پر تعلیمی افضلیت کا ایک مرکز بنانا ہے۔

شعبۂ سماجیات

یہ شعبہ 2014 میں قائم ہوا۔مشترکہ طور پر پہلے یہ شعبۂ سماجیات اور سوشل ورک کہلاتا تھا۔ بعد میں علاحدہ ہوا۔ سال 2014-15 سے انڈر گریجویٹ پروگرام اور 2015-16 میں پوسٹ گریجویٹ پروگرام کا آغاز ہوا۔

یونیورسٹی کے مینڈیٹ کی تکمیل کے مقصد سے یہ شعبہ اردو میڈیم میں درس وتدریس کا عمل انجام دے رہا ہے اور اردو زبان میں سماجیاتی ادب منتقل کرنے کی کوشش کررہا ہے۔جس سے ملک میں اردو زبان بولنے والے ایک بڑے طبقے کو فائدہ حاصل ہوگا۔اس طرح مختلف النوع سماجی وثقافتی پس منظر کے حامل افراد کی دہلیز تک سماجیات کا علم پہنچ سکے گا۔

شعبۂ معاشیات

شعبہ معاشیات نئے ابھرنے والے شعبوں میں سے ایک ہے۔اس شعبہ کا قیام 2014 میں عمل میں آیا۔شعبہ کا مقصد اردو میڈیم میں طلبہ کو معیاری اعلیٰ تعلیم کی فراہمی ہے تاکہ تعلیم کے میدان میں ’’شمولیتی ترقی‘‘ کے لیے ’’تعلیمی شمولیت‘‘ کو فروغ دیا جاسکے۔فی الحال شعبہ میں چار فیکلٹی ممبرس ہیں۔شعبہ کی جانب سے گریجویٹ اور پوسٹ گریجویٹ پروگرام چلائے جارہے ہیں۔شعبہ کے اساتذہ مختلف النوع میدان مثلاً بین الاقوامی تجارت، بین الاقوامی مالیات، اسلامی بینکنگ، اپلائیڈ اکونامیٹرکس، مقداری معاشیات، مونیٹری اکونامکس، صنفی اور ترقیاتی معاشیات کے ماہر ہیں۔

شعبہ کا میدان کار عام طور پر پورے ملک اور خصوصاً تلنگانہ اور آندھرا پردیش کے حاشیے پر رہنے والے اقلیتی طبقے کی ترقی ہے۔پوسٹ گریجویٹ اور ریسرچ پروگراموں کے کورس کا خاکہ شعبہ کے ذریعہ شناخت کردہ انہیں میدانوں پر مرکوز ہے۔

اسکول برائے تعلیم وتربیت

شعبۂ تعلیم وتربیت

شعبۂ تعلیم وتربیت کا قیام 2004 میں عمل میں آیا۔ یہ شعبہ بنیادی اور ثانوی سطح کے بہترین اساتذہ اور معلم اساتذہ کی جمعیت تیار کررہا ہے۔ شعبہ کا مشن صلاحیت سازی، علمی شعورانگیزی، اختراعی عمل اور اردو کے ذریعہ تمام جدید اطلاعات ومعلومات سے انھیں ہم آہنگ کرنا ہے۔

ملک کے مختلف حصوں میں ٹیچر ایجوکیشن کالجز پھیلے ہوئے ہیں۔ ریسرچ سے وابستہ سرگرمیاں حیدرآباد میں واقع ہیڈکوارٹر پر انجام دی جاتی ہیں تاکہ معیاری تحقیقی عمل کو فروغ دیا جاسکے۔ شعبہ تعلیم وتربیت میں ڈپلوما ان ایلیمنٹری ایجوکیشن (ڈی ایل ایڈ)، بیچلر آف ایجوکیشن (بی ایڈ)، ماسٹر آف ایجوکیشن (ایم ایڈ)، ماسٹر آف فلاسفی (ایم فل) اور پی ایچ ڈی کے پروگرامس دستیاب ہیں۔

اب تک تقریباً 7000 طلبہ فارغ ہوچکے ہیں۔ ان میں سے بہت سے لوگوں کو اچھی ملازمتیں حاصل ہوئی ہیں۔

اسکول آف سائنسز

یونیورسٹی میں اسکول آف سائنسز نسبتاً ایک نئی اکائی ہے۔ اس کے تحت زیادہ تر شعبوں کا آغاز قریب قریب 2014 سے ہوا۔ اس اسکول کا مقصد اردو میڈیم اور اردو زبان بولنے والے طلبہ کے لیے سائنسی مضامین میں معیاری تعلیم کی فراہمی ہے۔ یہ اسکول طلبہ میں سائنسی رجحانات پیدا کرنے، تحقیقی سرگرمیوں کے فروغ اور مثبت طرز رسائی کے ذریعہ موجودہ مسائل سے روبرو ہونے کے لیے اپنی تمام تر توجہ مبذول کرتا ہے۔

اسکول کے تحت پانچ شعبہ جات کارکرد ہیں ان کے نام ہیں: شعبۂ ریاضی، شعبۂ طبیعیات، شعبۂ نباتیات، شعبۂ کیمیات اور شعبۂ حیوانیات۔

شعبۂ ریاضی

شعبۂ ریاضی کا قیام 2011 میں عمل میں آیا۔ شروع ہی سے یہ شعبہ ایم ایس سی پروگرام چلا رہا ہے۔ سال 2014 میں انڈر گریجویٹ پروگرام کے کورسز متعارف ہوئے۔ سال 16-2015 سے پی ایچ ڈی پروگرام دستیاب کرایا گیا ہے۔ شعبہ میں موجود فیکلٹی مختلف الجہات تحقیقی سرگرمیوں سے وابستہ ہیں۔ مثلاً ویولیٹ اور اس کا اطلاق، الجبراء، تجزیہ، فلیوڈ میکانکس، فلکیاتی میکانکس، حرکیاتی فلکیات وغیرہ۔ شعبہ ایم سی اے، بی ٹیک اور پالی ٹیکنک کے طلبہ کے لیے بھی درس وتدریس کی خدمات انجام دے رہا ہے۔

شعبۂ طبیعیات

یہ شعبہ 2014 میں قائم ہوا۔ شعبہ میں طبیعیات برائے بی ایس سی پروگرام، بی ایس سی (جنرل) اور بی ایس سی (آنرس) بہ ترکیب بی ایس سی (ریاضیات، طبیعیات، کیمیات) اور بی ایس سی (ریاضی، طبیعیات، کمپیوٹر سائنس) جیسے پروگرام فراہم کیے جارہے ہیں۔ فی الحال شعبے میں تین فیکلٹی ممبر اور ایک گیسٹ فیکلٹی برسرکار ہیں۔ شعبہ نے جلد ہی ایم ایس سی اور ریسرچ پروگرام شروع کرنے کا منصوبہ تیار کیا ہے۔

شعبۂ کیمیاء

یہ شعبہ 2014 میں قائم کیا گیا۔شعبۂ کیمیاء کو ایک مضمون کے طور پر بی ایس سی لائف سائنسز،فزیکل سائنسز اور بی ایس سی (آنرس) کے لیے تین سالہ انڈر گریجویٹ پروگرام چلارہا ہے۔ فی الحال شعبہ میں دو تدریسی لیب موجود ہیں جس میں وہ تمام آلات دستیاب ہیں جس سے طلبہ کو پریکٹیکل کی مہارت دستیاب کرائی جاتی ہے۔ یہ شعبہ بِرج کورس کے لیے کیمیاء کے حصے کا نصابی مواد فراہم کررہا ہے۔

شعبۂ حیوانیات

یہ شعبہ 2014 میں قائم کیا گیا۔شعبہ تین سالہ بی ایس سی لائف سائنسز اور بی ایس سی (آنرس) میں حیوانیات کو ایک مضمون کے طور پر فراہم کررہا ہے۔ فی الحال شعبہ میں دو درسی لیب موجود ہیں۔ جس میں وہ سبھی آلات دستیاب ہیں جن سے طلبہ کو حیوانیاتی تنوع،فزیالوجی،سیل اور مالی کیولر بیالوجی،امیونالوجی،انسٹرومنٹ ٹکنکس وغیرہ جیسے میدانوں میں پریکٹیکل کے ذریعہ مہارت بہم پہنچائی جاتی ہے۔شعبہ 17-2016 سے پی ایچ ڈی پروگرام فراہم کررہا ہے۔

شعبۂ نباتیات

یہ شعبہ 2014 میں قائم ہوا۔شعبہ کے تحت انڈر گریجویٹ پروگرام چلائے جارہے ہیں۔جلد ہی ایم ایس سی اور ریسرچ پروگرام شروع کیا جائے گا۔ شعبہ میں موجود فیکلٹی بائیو ڈائیورسٹی، پلانٹ پیتھالوجی کے شعبوں میں انتہائی تحقیقی تجربہ رکھتی ہے۔شعبۂ نباتیات کیمپس کے اندر موجود مختلف قسم کے پودوں کی شناخت کے لیے ایک پروجیکٹ پر کام کررہا ہے۔جلد ہی ان پودوں کے ناموں کے ساتھ ان کی زمرہ بندی کی جائے گی۔

اسکول آف کمپیوٹر سائنس اینڈ آئی ٹی

کمپیوٹر سائنس اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کے میدان میں معیاری تعلیم کی فراہمی کے لیے 2014 میں اسکول آف کمپیوٹر سائنس اینڈ انفارمیشن ٹکنالوجی کا قیام عمل میں آیا۔اس اسکول کے تحت ڈپارٹمنٹ آف کمپیوٹر سائنس اینڈ انفارمیشن ٹکنالوجی کام کررہا ہے۔

ڈپارٹمنٹ آف کمپیوٹر سائنس اینڈ آئی ٹی

کمپیوٹر سائنس اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کے میدان میں معیاری تعلیم کی فراہمی کے لیے 2006 میں ڈپارٹمنٹ آف کمپیوٹر سائنس اینڈ آئی ٹی کا قیام عمل میں آیا۔تیزی سے ترقی پذیر ٹیکنالوجی اور مسلسل اختراع اور جدت کی ضرورتوں کو ملحوظ نظر رکھتے ہوئے شعبے نے ابتدا سے ہی معیاری پروفیشنل افراد تیار کرنے پر زور دیا ہے۔ان میں سے بہت سے افراد انفارمیشن ٹیکنالوجی صنعت میں اہم عہدوں پر فائز ہیں۔

شعبے کی جانب سے ایک سالہ پوسٹ گریجویٹ ڈپلوما ان انفارمیشن ٹیکنالوجی (پی جی ڈی آئی ٹی) 2006 میں شروع کیا گیا۔کمپیوٹر سائنس میں مسابقت کے صالح جذبے کو فروغ دینے،ترقیاتی کاموں کی انجام دہی اور

طلبہ کو اعلیٰ معیار کے ریسرچ کی تربیت دینے کے لیے ماسٹر آف کمپیوٹر اپلیکیشنز (ایم سی اے) کا 2011 میں آغاز کیا گیا۔ یہ ایک ماڈیولر پروگرام ہے جس کی خصوصیت یہ ہے کہ اگر کوئی طالب علم ایک سال مکمل کرنے کے بعد تعلیمی سلسلہ جاری نہ رکھنا چاہے تو اسے پوسٹ گریجویٹ ڈپلوما ان انفارمیشن ٹیکنالوجی (پی جی ڈی آئی ٹی) کی سند ملے گی اور دو سال کی تکمیل پر اسے ایم ایس سی آئی ٹی کی ڈگری دی جاتی ہے۔

شعبۂ کمپیوٹر سائنس و آئی ٹی نے نوجوانوں میں انٹرپریزشپ کی مہارت پیدا کرنے کی غرض سے تعلیمی سال 2013-14 سے کمپیوٹر سائنس میں چھ سالہ انٹیگریٹیڈ بی ٹیک۔ ایم ٹیک پروگرام شروع کیا۔ اس پروگرام کے تحت طالب علم کو چار سال (8 سمسٹر) کی تکمیل پر بی ٹیک اور چھ سال (12 سمسٹر) کی تکمیل پر ایم ٹیک کی ڈگری دی جاتی ہے۔ شعبے نے کمپیوٹر سائنس میں ایم ٹیک اور پی ایچ ڈی پروگرام بھی شروع کیے ہیں۔

☆☆☆

نظامت فاصلاتی تعلیم

نظامت فاصلاتی تعلیم نے یونیورسٹی کے قیام کے پہلے سال 1998 ہی میں اپنی تعلیمی سرگرمیوں کا آغاز اردو ذریعہ تعلیم میں بی اے کے ذریعہ کیا۔ فی الوقت نظامت فاصلاتی تعلیم کی جانب سے گیارہ تعلیمی پروگرام (تین پوسٹ گریجویشن پروگرام: اردو، انگریزی اور تاریخ میں ایم اے، چار انڈر گریجویشن پروگرام: بی اے، بی ایس سی۔ لائف سائنس، بی ایس سی۔ طبیعیاتی سائنس اور بی ایڈ، دو ڈپلوما پروگرام: ڈپلوما ان جرنلزم اینڈ ماس کمیونیکیشن اور ڈپلوما ان ٹیچ انگلش، اور دو سرٹیفکیٹ پروگرام اہلیت اردو بذریعہ انگریزی اور فنکشنل انگلش) چلائے جا رہے ہیں۔ اس کے تمام فاصلاتی تعلیمی پروگرام فاصلاتی تعلیمی بیورو، نئی دہلی سے منظور شدہ ہیں۔ یونیورسٹی کے فاصلاتی تعلیم کا نیٹ ورک سارے ہندوستان میں پھیلا ہوا ہے۔ یونیورسٹی کے 9 علاقائی مراکز ملک کے مختلف شہروں (دہلی، پٹنہ، بنگلورو، بھوپال، دربھنگہ، سری نگر، کولکتہ، ممبئی اور رانچی) میں واقع ہیں اور پانچ ذیلی علاقائی مراکز (لکھنؤ، جموں، امراوتی، نوح اور

حیدرآباد) میں قائم کیے گئے ہیں۔ ان کے تحت 160 اسٹڈی سنٹر ملک کے مختلف علاقوں میں کام کر رہے ہیں۔ علاقائی مراکز اور ذیلی علاقائی مراکز طلبہ امدادی خدمات، اسٹڈی سنٹروں کا نظم ونسق اور داخلے کے عمل کی ذمہ داری نبھاتے ہیں۔ فاصلاتی تعلیم کے طلبہ کو آڈیو/ویڈیو پروگراموں سے مستفید کرنے کی غرض سے آڈیو/ویڈیو پروگراموں کی تیاری کے لیے یونیورسٹی میں انسٹرکشنل میڈیا سنٹر قائم کیا گیا ہے۔ اردو یونیورسٹی کی جانب سے دیے جانے والے تمام سرٹیفکیٹ، ڈپلوما اور ڈگریاں ملک کی دیگر مرکزی یونیورسٹیوں کے سرٹیفکیٹ، ڈپلوما اور ڈگریوں کی طرح تسلیم شدہ ہیں۔ نظامت فاصلاتی تعلیم' فاصلاتی تعلیم کے اس بنیادی فلسفے ''تعلیم آپ کی دہلیز پر'' کو پوری طرح نافذ کرنے کے لیے کوشاں ہے اور اس میں اسے بہت حد تک کامیابی مل رہی ہے۔ ملک کے مختلف مقامات پر اسٹڈی سنٹرس پھیلے ہوئے ہیں اور تعلیم سے محروم افراد کو اعلیٰ تعلیم سے بہرہ ور ہونے کا موقع فراہم کیا جا رہا ہے۔

نظامت فاصلاتی تعلیم کے طلبہ کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے اور حالیہ داخلوں کے رجحان کے پیش نظر آنے والے برسوں میں اس میں مزید اضافے کی قوی امید ہے۔

یو جی سی مرکز برائے فروغ انسانی وسائل

یو جی سی مرکز برائے فروغ انسانی وسائل جو پہلے اکیڈمک اسٹاف کالج کے نام سے مشہور تھا، نئے لکچررز یا اسسٹنٹ پروفیسرز کے لیے خاص طور پر وضع کیے گئے اورینٹیشن پروگرام اور زیر ملازمت اساتذہ کے لیے ریفریشر کورسوں کا انعقاد کرتا ہے۔ اورینٹیشن پروگراموں کے انعقاد کا مقصد نوجوان اسسٹنٹ پروفیسروں میں سماجی، دانشورانہ اور اخلاقیاتی ماحول کے تئیں بیداری پیدا کر کے ان میں خود اعتمادی کا اضافہ کرنا ہے۔ ان کے ذریعے انھیں نہ صرف اپنی پوشیدہ صلاحیتوں سے واقف ہونے کا موقع ملتا ہے بلکہ ان کی خود اعتمادی میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ ریفریشر پروگراموں کے ذریعے زیر ملازمت اساتذہ کو سینئر اساتذہ کے ساتھ اپنے مضمون سے متعلق تبادلۂ خیال کرنے اور ایک دوسرے سے اپنے تجربات بیان کرنے کا موقع ملتا ہے۔ اب اس مرکز کے تحت یونیورسٹیوں کے غیر تدریسی عملہ کو بھی تربیت فراہم کی جا رہی ہے۔

ہارون خان شیروانی مرکز برائے مطالعاتِ دکن

ہارون خان شیروانی مرکز برائے مطالعاتِ دکن 2012ء میں قائم ہوا۔ اس مرکز کی توجہ بین الاقوامی مطالعات پر ہے۔ یہ ملک میں اپنی نوعیت کا واحد مرکز ہے۔ یہ مطالعات دکن کے فروغ کے لیے کام کر رہا ہے۔ جو ایک علاحدہ تحقیقی موضوع کے طور پر ابھرا ہے۔ اس مرکز نے تحقیق کے ساتھ ساتھ ورکشاپ، لکچر اور انٹریکٹیو پروگراموں کے انعقاد پر بھی توجہ دی ہے۔

مرکز کی جانب سے بین الاقوامی حیثیت کے اب تک 6 ماہرین کے لکچر منعقد ہوئے ہیں۔ یہ ماہرین ہیں ولیم ڈیل رمپل، جتن داس، روڈی میتھی، جان زبروسکی، رتیش نندا اور اے۔ جی۔ نورانی۔

مرکز کی جانب سے اب تک تین تحقیقی نوعیت کی کتابیں شائع ہوئی ہیں۔ اے کارٹوگرافک پروفائل آف دی دکن (2013)، اے لیکسیکن آف دکنی ٹرمس (2014) اور ٹریڈنگ نیٹ ورک آف دی دکن (2015)۔ مرکز نے دکن پر تحقیق کے سلسلے میں اسوسی ایشنز فار دی اسٹڈی آف پرشینیٹ سوسائٹیز اور ریسرچ سنٹر فار اسلامک ہسٹری، آرٹ اینڈ کلچر کے ساتھ اشتراک کیا ہے۔ مرکز کی جانب سے دی دکن ہیریٹیج کلب کے قیام کے ذریعہ نوجوانوں میں اپنی وراثت کے تئیں حساسیت پیدا کرنے کی سمت میں ایک نئی پیش رفت ہوئی ہے۔

یونیورسٹی کے تمام شعبوں سے تعلق رکھنے والے طلبہ اس کلب کے ممبر ہیں۔

مرکز پیشہ ورانہ فروغ برائے اساتذۂ اردو ذریعہ تعلیم

مرکز پیشہ ورانہ فروغ برائے اساتذۂ اردو ذریعہ تعلیم (سی پی ڈی یو ایم ٹی) اکتوبر 2006 میں قائم ہوا۔اس مرکز کا مقصد زیر ملازمت اردو اساتذہ، اردو میڈیم اسکولوں کے اساتذہ اور مدارس کے اساتذہ کو بہتر اور مؤثر تدریس کے فن سے واقف کرانا ہے اور ان کی تدریس کو مزید بہتر بنانا ہے۔اب تک اس مرکز نے ابتدائی، ثانوی اور اعلیٰ ثانوی اسکولوں کے اساتذہ کے لیے 39 اور مدارس کے اساتذہ کے لیے 15 تربیتی پروگرام منعقد کیے ہیں۔سی پی ڈی یو ایم ٹی نے پورے ملک کے 30 سے زیادہ شہروں میں زیر ملازمت اساتذہ کے لیے تربیتی پروگرام منعقد کیے ہیں۔

تلنگانہ کے حیدرآباد، محبوب نگر، کریم نگر، نظام آباد اور ورنگل؛ مہاراشٹرا کے اورنگ آباد، اکولہ، امراوتی، اکل کوا، بیڑ، ممبئی، ناندیڑ اور پربھنی، کرناٹک کے بیدر، ہبلی، اور رائچور؛ کیرالا کے کالی کٹ، کرنتور، کنور، کاسرکوڈ، کولم، ملاپورم، پلک؛، ترونتاپورم، تھروسور اور کلپٹا (وایاناڈ)؛ اوڈیشہ کے کٹک، اور کڑپہ آندھرا پردیش میں یہ تربیتی پروگرام منعقد ہو چکے ہیں۔

سیکڑوں اسکولوں اور مدارس کے 2823 اساتذہ اس مرکز سے مستفید ہوئے ہیں۔

البیرونی مرکز برائے مطالعہ سماجی اخراج و شمولیتی پالیسی

البیرونی مرکز برائے مطالعہ سماجی اخراج و شمولیتی پالیسی (اے سی ایس ایس ای آئی پی) کا قیام 2007 میں عمل میں آیا۔اس مرکز کی جانب سے سماجی اخراج اور شمولیتی پالیسی میں ایم فل اور پی ایچ ڈی پروگرام چلائے جاتے ہیں۔ اس مرکز کا مقصد سماجی اعتبار سے اخراج شدہ منتخب طبقات خصوصاً مذہبی اقلیتوں کے سماجی اخراج کی نوعیت، حدود وار صورتوں کا مطالعہ کرنا اور اسے دور کرنے کے لیے تجاویز پیش کرنا ہے۔اس کے بنیادی مقاصد میں سماجی امتیاز کا تصور واضح کرنا، ذات، مذہب اور نسل کی بنیاد پر اخراج اور شمولیت، امتیاز برتنا اور اخراج کی نوعیت اور حرکیات کو سمجھنا، تجربی (Empirical) سطح پر امتیاز کو سمجھنے کی کوشش، اخراج اور امتیاز کا شکار ہونے والے طبقات کے حقوق کی حفاظت کے لیے پالیسی سازی اور اخراج اور امتیاز کا خاتمہ شامل ہیں۔

اس مرکز کے خاص میدان میں مذہبی اقلیتوں خصوصاً سماجی اعتبار سے اخراج کا شکار ہونے والی مسلم کمیونٹی کا مطالعہ، اردو داں آبادی کے اخراج کا مطالعہ اور دیگر اخراج شدہ گروہوں مثلاً دلت اور قبائل کا مطالعہ شامل ہے۔

مرکز برائے اردو زبان، ادب و ثقافت

مرکز برائے اردو زبان، ادب و ثقافت (سی یو ایل ایل سی)، اردو زبان' ادب کی جمالیاتی اور تہذیبی اقدار کے تحفظ اور فروغ اور اس کے تاریخی شعور کے مقصد سے یہ مرکز قائم کیا گیا۔ مجموعی طور سے ایک آرکائیو، میوزیم، کتب خانہ اور ثقافتی تحقیق کے ادارے کے طور پر فروغ دینا اس کا مشن ہے۔ یونیورسٹی کی کوشش ہے کہ اسے اردو زبان، ادب اور ثقافت کے ذخیرے اور تحفظ کے اعتبار سے ایک مقتدر ادارے کے طور پر جانا جائے۔اس سلسلے میں سنٹر کی طرف سے سمینار اور کانفرنس کا انعقاد ہوتا رہتا ہے۔مرکز میں مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کی حصولیابیوں اور سرگرمیوں کا ایک نگار خانہ ترتیب دیا گیا ہے۔مرکز نے مولانا ابوالکلام آزاد سے متعلق ایک گیلری بھی قائم کی ہے اور اسے آزاد گیلری کا نام دیا ہے۔

مرکز کا ایک علیحدہ کتب خانہ ہے جس میں ریسرچ اسکالروں اور اردو کے شیدائیوں کے لیے نایاب اور قیمتی تحریری مواد دستیاب ہے۔اس کتب خانے کی اہمیت کو تسلیم کرتے ہوئے حیدرآباد کی کئی معروف شخصیات نے تقریباً 5000 نایاب اور بیش قیمت کتب، رسائل اور 200 نایاب مخطوطات

اپنے ذاتی کتب خانے سے بطور عطیہ دیے ہیں۔

مرکز نے ستمبر 2015 میں ''ادب وثقافت'' کے نام سے ایک تحقیقی مجلّہ کی اشاعت کا آغاز کیا ہے۔اس کے علاوہ ممتاز ترقی پسند شاعر اور ادیب علی سردار جعفری پر ایک کتاب ''سردار جعفری: کل اور آج'' اگست 2015 میں شائع کی ہے۔

مرکز برائے مطالعاتِ نسواں

مرکز برائے مطالعاتِ نسواں اپریل 2005 سے کارکرد ہے۔ یہ مرکز اپنے آغاز سے ہی تدریس، تربیت، تحقیق، توسیع اور ایڈوکیسی کی سرگرمیوں میں مصروف ہے۔ان سرگرمیوں کے ذریعہ مرکز اردو داں طبقہ کی خواتین کی بااختیاری پر توجہ دے رہا ہے اور کمیونٹی کی سطح پر صنفی مساوات کے تصور کو پھیلانے کی کوششوں میں مصروف ہے۔

مرکز برائے مطالعاتِ نسواں کی جانب سے شعبۂ تعلیم نسواں کی جانب سے چلائے جارہے ایم اے، ایم فل اور پی ایچ ڈی پروگراموں میں بھی اپنا تعاون پیش کرتا ہے۔مرکز کا بنیادی مقصد خواتین کو درپیش مسائل کو اجاگر کرنا اور اس سے متعلق تحقیق کو فروغ دینا ہے۔

مرکز مطالعاتِ نسواں تربیتی اور بیداری کے پروگراموں کے ذریعہ جھونپڑ پٹیوں میں رہنے والی خواتین کی سماجی ومعاشی بااختیاری کی کوششوں میں بھی مصروف ہے۔

مرکز برائے تدریسی ذرائع ابلاغ

مرکز برائے تدریسی ذرائع ابلاغ (Instructional Media Centre) 2007 میں قائم کیا گیا۔ یہ بنیادی طور سے یونیورسٹی کی نظامت فاصلاتی تعلیم کی تعلیمی ضرورتوں کی تکمیل کرتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ روایتی تعلیم سے تعلق رکھنے والے طالب علموں کی کلاس روم تدریس کو بہتر بنانے کے لیے اضافی تعلیمی مواد بھی فراہم کرتا ہے اور ماس کمیونکیشن اینڈ جرنلزم کے طلبہ کی تجربہ گاہ کے طور پر بھی کام کرتا ہے۔

انسٹرکشنل میڈیا سنٹر میں ویڈیو اسٹوڈیو، آڈیو اسٹوڈیو، اسوسی ایٹڈ کنٹرول روم، ایڈٹ سوٹس، نان لینئر ایڈیٹنگ اور کمپیوٹر گرافکس اور اینی میشن کی سہولتیں دستیاب ہیں۔

کنسٹرکشن ورکشاپ، پراپس اور کاسٹیوم اسٹور، میک اپ روم اور آڈیو ویڈیو ٹیپس پر مبنی لائبریری اس کے بنیادی ڈھانچے کا لازمی جزو ہے۔

ان کے علاوہ آئی ایم سی میں دو کمپیوٹر لیب اور ایک ای کلاس روم بھی موجود ہے۔

آؤٹ ڈور شوٹنگ کے لیے چار ایچ ڈی ٹی وی کمپیٹبل کیمرے بھی آئی ایم سی میں دستیاب ہیں۔

یونیورسٹی ڈی ڈی اردو کے ساتھ دوبارہ یادداشت مفاہمت پر دستخط کرنے کے مراحل میں ہے تاکہ آئی ایم سی کے ذریعہ تیار کی گئی ڈاکیومنٹریز دکھائی جاسکیں۔اس کے علاوہ ای ٹی وی پر بھی یہ ڈاکیومنٹریز دکھائی جارہی ہیں۔

آئی ایم سی کے ذریعہ مانو ویب سائٹ پر یونیورسٹی کے اہم پروگراموں کا لائیو کوریج بھی ملٹی کیمرہ سیٹ اپ کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔

☆☆☆

سیول سرویسز ا یگزامنیشن کوچنگ اکیڈیمی

سیول سرویس امتحانات رہائشی کوچنگ اکیڈیمی مذہبی اقلیتوں اورخواتین کے لیے مختص ہے۔ اسے 2009ء میں قائم کیا گیا تھا۔ اس اکیڈیمی کے قیام کا مقصد آل انڈیا سیول سرویسز کے امتحانات میں شریک ہونے والے امیدواروں کی رہنمائی اورکوچنگ ہے۔ کیمپس میں اکیڈیمی کی اپنی عمارت تعمیر ہوچکی ہے۔ اکیڈیمی میں داخلہ لینے والے طلبہ کو ہاسٹل کی سہولت بھی فراہم کرائی جاتی ہے۔

اکیڈیمی میں ایک ڈائرکٹر، دو ڈپٹی ڈائرکٹر اور دو اسسٹنٹ پروفیسر

ہیں۔مختلف مضامین کے امیدواروں کی کوچنگ کے لیے باہر سے اساتذہ کی خدمات حاصل کی جاتی ہیں۔

گذشتہ برسوں میں538 امیدواروں میں سے چھ نے یو پی ایس سی کے پریلمس میں کامیابی حاصل کی۔ سی ایس ای کوچنگ اکیڈیمی اب تک 16 اکیڈیمک پروگرام منعقد کرچکی ہے۔

اکیڈیمی کے کتب خانے میں3000 سے زیادہ کتابیں مہیا ہیں۔

تمام امیدواروں میں سے 20% کو2000 روپے مہینے کا وظیفہ بھی کوچنگ اکیڈیمی کی جانب سے دیا جاتا ہے۔

یو جی سی نیٹ کوچنگ سنٹر برائے اقلیتی طلبہ

یونیورسٹی گرانٹس کمیشن (یو جی سی) نے دسویں منصوبے کے تحت 2005 میں ایک خصوصی اسکیم کے طور پر اقلیتی طلبہ کے لیے اس سنٹر کی منظوری دی تھی۔ سنٹر کے ذریعہ سال میں دومرتبہ مئی جون اور نومبر دسمبر میں قومی اہلیتی ٹیسٹ (NET) کے لیے کوچنگ کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ یہ کوچنگ پرچہ اول' جو کہ سبھی مضامین کے طلبہ کے لیے یکساں ہوتا ہے' کے علاوہ پرچہ دو اور تین کے لیے فراہم کی جاتی ہے۔ فی الحال 20 بچوں کے لیے کوچنگ فراہم کی جا چکی ہے۔ اب تک اس کوچنگ سے 938 طلبہ نے استفادہ حاصل کیا ہے۔

یہ سنٹر سول سروسز اگزامنیشن کوچنگ اکیڈیمی کی عمارت میں واقع ہے۔

نیٹ کوچنگ کے لیے ایک علاحدہ لائبریری بھی قائم کی گئی ہے۔

وہ طلبہ جنھوں نے یو جی سی کے ذریعہ مسلمہ یونیورسٹیوں/اداروں سے ہیومانٹیز (بشمول زبانیں) اورعلمِ سماجیات' کمپیوٹر سائنس اور اپلیکیشنز' الکٹرانک سائنس وغیرہ مضامین میں ماسٹرس ڈگری یا مساوی امتحان میں اعشاریہ کے ہندسے میں دیے گئے نشانات کی تکمیل کے بغیر55 فیصد نشانات حاصل کیا ہے' اس ٹیسٹ کے لیے اہل قرار دیے گئے ہیں۔ درجِ فہرست اقوام وقبائل' جسمانی معذور اور بصارت سے محروم افراد' جنھوں نے اعشاریہ کے ہندسے میں دیے گئے نشانات کی تکمیل کے بغیر ماسٹرس ڈگری یا مساوی امتحان میں 50 فیصد نشانات حاصل کیا ہو' اس ٹیسٹ کے لیے اہل ہیں۔

یو جی سی ریمیڈیل کوچنگ سنٹر برائے اقلیتی طلبہ

یو جی سی ریمیڈیل کوچنگ سنٹر برائے اقلیتی طلبہ کا قیام دسویں منصوبے کے دوران 2006 میں عمل میں آیا۔ اب یہ سنٹر گیارہویں اور بارہویں منصوبے میں انضمامی اسکیم کے تحت کام کررہا ہے۔ یہ سنٹر اقلیتی طلبہ بشمول درج فہرست اقوام وقبائل نیز دیگر پسماندہ طبقے کے طلبہ کے لیے ہر سمسٹر میں ہرایک مضمون کے لیے25 گھنٹے کی ریمیڈیل کوچنگ فراہم کرتا ہے۔ یونیورسٹی اساتذہ، ریسرچ اسکالرس اور مقامی یونیورسٹیوں اور کالجوں کے اساتذہ/ماہرین کو تدریسی خدمات کے لیے مدعو کیا جاتا ہے تاکہ طلبہ کی علمی صلاحیتوں کو زیادہ سے زیادہ نکھارا جاسکے۔ سنٹر میں دستیاب کتابیں اورحوالہ جاتی مواد طلبہ کو فراہم کی جاتی ہیں تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ علمی استفادہ کرسکیں۔

کوچنگ سنٹر اقلیتی طلبہ برائے داخلہ ملازمت

یہ سنٹر 2006 میں قائم کیا گیا تھا۔ سنٹر کو گیارہویں منصوبہ میں انضمامی اسکیم کے تحت یونیورسٹی گرانٹس کمیشن فنڈ فراہم کرتا ہے۔ اس سنٹر کا مقصد اقلیتی کمیونٹی مثلاً مسلم، کرسچن، سکھ اور بدھسٹ طلبہ کو کوچنگ کی سہولت بہم پہنچائی جاتی ہے جو ملازمتوں کے لیے مسابقتی امتحانات میں شریک ہونا چاہتے ہیں۔ اس سنٹر نے 2009-10 میں آندھرا پردیش پبلک سروس کمیشن (APPSC) گروپ اول اور گروپ دوئم کے لیے کوچنگ فراہم کی۔ گروپ اول کے 70 اور گروپ دوئم کے 35 امیدواروں نے اس کوچنگ کی سہولت سے استفادہ کیا۔ اس سے مسابقتی امتحانات سے روبرو ہونے میں ان کی خوداعتمادی میں بہتری آئی۔

پالی ٹیکنیک اور انڈسٹریل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ

یونیورسٹی نے 2007 میں تین آئی ٹی آئیز اور 2008 میں تین پالی ٹیکنیک کالجس قائم کیے۔ تکنیکی اور پیشہ ورانہ تعلیم کی فراہمی کے لیے یونیورسٹی کے مینڈیٹ کے پیش نظر حیدرآباد، بنگلورو اور دربھنگہ میں یہ ادارے کھولے گئے ہیں۔ پالی ٹیکنیک اور آئی ٹی آئیز اردو میڈیم سے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیے اہم ذرائع ہیں۔

پالی ٹیکنیک میں ملازمتوں کے حصول کے لیے بین الاقوامی آجرین کو مدعو کیا جاتا ہے۔ گذشتہ ایک سال کے اندر یونیورسٹی نے پالی ٹیکنیک پروگراموں کے لیے آل انڈیا کونسل فار ٹیکنیکل ایجوکیشن (AICTE) سے از سرِ نو منظوری حاصل کرلی ہے۔ ساتھ ہی ساتھ انڈسٹریل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ کے پروگراموں کے لیے کوالٹی کونسل آف انڈیا (QCI) سے بھی منظوری مل گئی ہے۔

پالی ٹیکنیک میں سیول انجینئرنگ، کمپیوٹر سائنس انجینئرنگ، الکٹرانک اور کمیونکیشن انجینئرنگ نیز انفارمیشن ٹکنالوجی پروگرامس دستیاب ہیں۔

انڈسٹریل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ کے تحت مختلف ٹریڈس مثلاً ڈرافٹسمین سیول، الکٹریشین، الکٹرانک میکانک، پلمبنگ اور ریفریجریشن اینڈ ایئر کنڈیشننگ ٹریڈس فراہم کیے جارہے ہیں۔

سید حامد مرکزی کتب خانہ

سید حامد مرکزی کتب خانہ پوری طرح سے خودکار ہوگیا ہے۔ کتب خانہ نیو جین لِب سافٹ ویئر استعمال کرتا ہے۔ کتب خانے کی تمام کتابوں کا اندراج ڈیٹا بیس میں کرلیا گیا ہے اور تمام مندرج استعمال کنندگان کو کتابیں کمپیوٹر کے ذریعہ جاری کی جاتی ہیں۔

کتب خانہ 123 مجلّے، 8 مقبول رسائل اور 4 زبانوں اردو، ہندی، انگریزی اور تلگو کے 13 اخبارات کا خریدار ہے۔

کتب خانہ کی جانب سے مختلف مضامین مثلاً اردو، ہندی اور انگریزی کے 1235 مجلوں کی جلد سازی کروائی گئی ہے اور انہیں حوالے کے لیے دستیاب کرایا گیا ہے۔ کتب خانہ میں کل 54,900 کتابیں، 123 مجلّے، 8 مقبول رسائل، 1235 مجلد مجلّے، 72 آڈیو کیسٹ، 389 آڈیو ویڈیو سی ڈی، 2 ویڈیو کیسٹس، 117 ڈیزرٹیشن اور 81 تھیسس دستیاب ہیں۔

مرکز صحت

یونیورسٹی کا مرکزِ صحت ڈاکٹروں، نرسوں اور نیم طبی عملہ کے ذریعہ بنیادی طور پر مریضوں کو out patient طبی خدمات فراہم کرتا ہے۔ سنٹر میں ایکسرے مشین یونٹ اور ایک لیباریٹری ہے۔ جس میں مختلف قسم کی طبی جانچ کی جاتی ہے۔ کچھ خاص خاص دنوں میں خصوصی ماہر ڈاکٹر بھی دستیاب رہتے ہیں۔ یونیورسٹی، متعلقین کے لیے معیاری بیمہ کمپنیوں سے طبی بیمہ فراہم کرنے میں مدد کرتی ہے تاکہ اسپتال میں داخلے کی صورت میں اس کا استعمال کیا جائے۔

فزیکل ایجوکیشن اینڈ اسپورٹس

یونیورسٹی کے پاس کھلی ہوا میں کھیلے جانے والے کھیل کود مثلاً فٹ بال،

کرکٹ، والی بال، کبڈی اور ٹریک نیز فیلڈ مقابلے مثلاً دوڑ، کود اور گولا پھینکنے کے کھیل کے لیے بہترین سہولیات دستیاب ہیں۔ بند کھیل مثلاً شٹل، بیڈمنٹن، ٹیبل ٹینس اور چیس کے ساتھ ساتھ بہترین آلات سے مزین کسرت گاہ (Gym) بھی یونیورسٹی میں موجود ہے۔ اس کے علاوہ ایروبک اور جسم کو چست درست بنانے والے آلات بھی یہاں فراہم کیے گئے ہیں۔ طلبہ کے درمیان اسپورٹس کلچر کو فروغ دینے کی غرض سے یونیورسٹی درسی، تربیتی اور مختلف قسم کے کھیل کود کے لیے کوچنگ پروگرام منعقد کرتی ہے۔ یہاں کی ٹیم کل ہند سطح پر اور جنوب منطقائی بین جامعاتی مقابلوں میں حصہ لیتی ہے۔ اس کے علاوہ صحت سے وابستہ جسمانی اور تفریحی سرگرمیوں کو بھی بڑھاوا دیا جاتا ہے۔

نیشنل سروس اسکیم (این ایس ایس)

این ایس ایس سیل کا مقصد کیمپ کی ریگولر سرگرمیوں کے ذریعہ طلبہ رضا کاروں کی شخصیت کو نکھارنا ہے۔ اس کا اصول "میں نہیں لیکن آپ" ہے۔ یہ سیل کیمپس اور بیرون کیمپس اجتماعی میل جول اور تربیتی پروگرام کے ذریعہ شخصیت سازی کے لیے رضا کار طلبہ کو مدعو کرتا ہے۔ سیل میں ایک یونٹ ہے جس میں 100 طلبہ کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ نئے طلبہ کو پہلے آؤ پہلے پاؤ کی بنیاد پر این ایس ایس سے وابستگی کی ترغیب دی جاتی ہے۔

پلیسمنٹ اور کیریئر گائڈنس سیل

یونیورسٹی میں یہ سیل 2015ء میں قائم کیا گیا۔ اس کا مقصد طلبہ کو روزگار کے حصول کے لیے تربیت فراہم کرنا ہے۔ اس میں سماج میں حاشیے پر رہنے والے مختلف جہات کے طلبہ آتے ہیں۔ جس میں سے بہت سوں کو تعلیمی فراغت کے بعد کیریئر کے انتخاب اور اپنی اہلیت اور قابلیت کا اندازہ بھی نہیں ہوتا۔

یہ سیل ایسے سبھی طلبہ کو اُن کی چھپی ہوئی صلاحیتوں کو نکھارنے، ترسیلی مہارت پیدا کرنے اور بازار کی ضرورتوں کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنے اور سنوارنے میں مدد فراہم کرتا ہے۔ اس سیل کے اغراض و مقاصد میں کیریئر کاؤنسلنگ، ملازمت سے وابستہ مارکٹ کے بارے میں اطلاعات فراہم کرنا، کوائف نگاری، انٹرویو کے لیے طلبہ کی تربیت، مختلف معروف صنعتی یونٹوں کے ماہرین سے طلبہ کو روبرو کرانا اور ملازمتوں کے حصول کے لیے کیمپس میں بیرونی کمپنیوں کو مدعو کرکے ملازمتوں کے مواقع فراہم کرنا، شامل ہیں۔

یونیورسٹی مختلف شعبہ جات کے تعاون سے خاصی تعداد میں طلبہ کو ملازمتیں فراہم کرنے میں کامیاب رہی ہے۔

مساوی مواقع سیل

مساوی مواقع سیل (Equal Opportunity Cell) 2016 میں قائم کیا گیا ہے۔ اس کی پہلی مشاورتی کمیٹی کی میٹنگ 29 رفروری 2016 کو منعقد کی گئی۔ پروفیسر محمد عبدالعظیم کمیٹی کے صدر نشین ہیں جبکہ پروفیسر ابوالکلام، ڈاکٹر سنیم فاطمہ، ڈاکٹر ملک ریحان احمد اور جناب ابرار احمد، اسسٹنٹ رجسٹرار اس کے ممبر ہیں۔ ڈاکٹر جوزف اے کو کمیٹی نے خصوصی طور پر مدعو کیا تھا۔ ڈاکٹر محمد شاہد اس کمیٹی کے کنوینر ہیں۔ میٹنگ میں طے کیا گیا کہ کمیٹی کے طریقۂ کار اور اغراض ومقاصد کو واضح کرنے کے لیے ایک رہنمایانہ خطوط (Guideline) وضع کرنا چاہیے۔ اس کے علاوہ یونیورسٹی کے ماڈل اسکول کے دسویں اور بارہویں کے طلبہ کے لیے بھی کیریئر سے وابستہ پروگرام منعقد کرنے کا مشورہ بھی دیا گیا۔ کمیٹی نے میٹنگ میں طئے شدہ تجاویز کی روشنی میں کام شروع کردیا ہے۔

دفتر تعلقاتِ عامہ

دفتر تعلقات عامہ کا آغاز 1998ء میں یونیورسٹی کے قیام کے ساتھ ہی ہوگیا تھا۔ اس کے قیام کا مقصد یونیورسٹی کی بصیرت اور اس کے اغراض ومقاصد کو داخلی اور خارجی عوام تک پہنچانا ہے۔ ساتھ ہی میڈیا رمیڈیا ایجنسیوں اور حیدرآباد اور ملک میں رائے عامہ ہموار کرنے والے دیگر افراد سے تفاعل بھی شامل ہے۔

دفتر تعلقات عامہ یونیورسٹی کے لیے آزادانہ طور پر مختلف پروگرام منعقد کرتا ہے اس کے علاوہ مختلف شعبہ جات رسینٹر اور مولانا ابوالکلام آزاد چیئر کے پروگراموں میں اس کا تعاون شامل رہا ہے۔ یہ دفتر اردو اور انگریزی اخبارات نیز میڈیا سے وابستہ دیگر اداروں کے لیے برابر پریس نوٹ جاری کرتا رہا ہے۔ جس میں پریس نوٹ تیار کرنا' اسے از سر نو لکھنا یا اس کی ایڈیٹنگ شامل ہے۔

یونیورسٹی کی کارکردگی سے لوگوں کو واقف کروانے کے لیے یہ دفتر الکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے ذریعے بڑے پیمانے پر تشہیری کام انجام دیتا ہے۔ ساتھ ہی یونیورسٹی کا تعارفی خاکہ' نئے سال کی ضروریات مثلاً دیواری کیلنڈر رٹیبل کیلنڈر اور یونیورسٹی ڈائری کی طباعت اور اشاعت کا کام بھی انجام دیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ دفتر سے یونیورسٹی میگزین 'الکلام' بھی شائع کی جارہی ہے۔ جس کا مقصد یونیورسٹی کے ترقیاتی کاموں اور اس کی کارکردگی سے عوام کے ساتھ ہی ساتھ وزارت برائے فروغ انسانی وسائل' یو جی سی اور ملک کی نامور شخصیتوں کو واقف کروانا ہے۔ دفتر نے ریگولر میگزین کی اشاعتوں کے ساتھ ساتھ مولانا ابوالکلام آزاد پر گذشتہ دو برسوں کے دوران دو خصوصی شمارے شائع کیے ہیں۔

مولانا ابوالکلام آزاد چیئر

مولانا ابوالکلام آزاد چیئر کا قیام 2008 میں عمل میں آیا۔لیکن چیئر نے سال 2011-12 میں اپنی کارکردگی کا آغاز کیا۔

چیئر کے خصوصی تحقیقاتی میدان ہیں : ایک صحافی کے طور پر مولانا آزاد کی خدمات کا مطالعہ، تحریر کے ساتھ ساتھ ہندوستان کی آزادی کے خیال کی تشہیر، اعلیٰ تعلیم کے میدان میں ان کی خدمات، ہندوستان میں اردو اور عربی ادب کا فروغ، ہم آہنگی اور بقائے باہم کے مولانا آزاد کے خیالات کے حوالہ سے بین مذہبی تقابلی مطالعہ، سیکولرزم اور شمولیاتی تعلیم سے متعلق مولانا آزاد کے پیش کردہ اقدار۔

آزاد چیئر کی جانب سے مولانا آزاد سے وابستہ مختلف النوع موضوعات پر کانفرنس، بحث و مباحثہ وغیرہ منعقد کیے گئے۔طلبہ کے لیے آزاد فورم برائے تخلیقی فکر کا قیام عمل میں آیا۔اس کے علاوہ چیئر کی جانب سے چار اشاعتوں کی تجویز پیش کی گئی جن کے جلد آغاز ہونے کی امید ہے۔

دفتر رابطہ عامہ کے ساتھ مل کر مولانا ابوالکلام آزاد چیئر نے یونیورسٹی میگزین الکلام کے مولانا آزاد پر دو خصوصی شمارے 2014 اور 2015 میں شائع کیے گئے۔اس سے قبل ایک خوبصورت بروشر بھی شائع کیا گیا۔

سٹی پولیس کمشنر ایم مہیندر ریڈی ''گشت برائے ہم آہنگی 2015''
کو چار مینار کے قریب جھنڈا دکھا کر روانہ کرتے ہوئے

مشہور کرکٹر وی وی ایس لکشمن اور سینئر آئی پی ایس آفیسر اے کے خان
''دوڑ برائے تعلیم اور اردو 2014'' کا افتتاح انجام دیتے ہوئے

طلبہ کا یوم آزاد تقاریب کے سلسلہ میں منعقدہ ثقافتی پروگرام

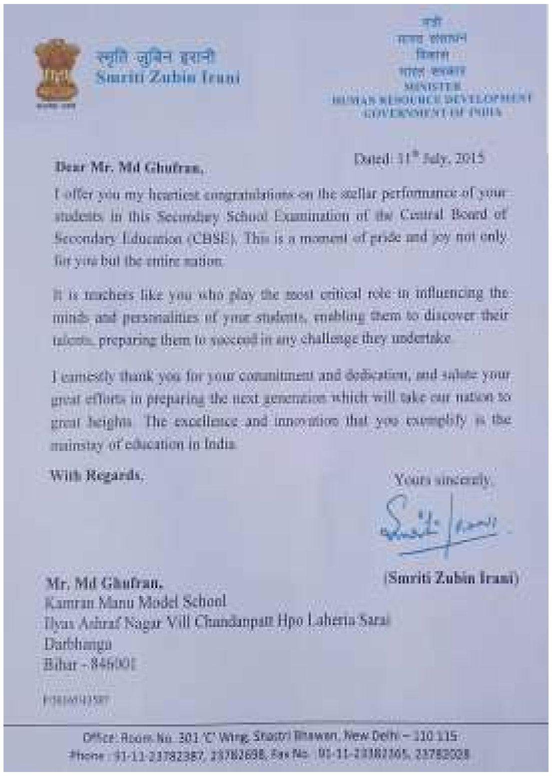

स्मृति ज़ुबिन इरानी
Smriti Zubin Irani

MINISTER
HUMAN RESOURCE DEVELOPMENT
GOVERNMENT OF INDIA

Dated: 11th July, 2015

Dear Mr. Md Ghufran,

I offer you my heartiest congratulations on the stellar performance of your students in this Secondary School Examination of the Central Board of Secondary Education (CBSE). This is a moment of pride and joy not only for you but the entire nation.

It is teachers like you who play the most critical role in influencing the minds and personalities of your students, enabling them to discover their talents, preparing them to succeed in any challenge they undertake.

I earnestly thank you for your commitment and dedication, and salute your great efforts in preparing the next generation which will take our nation to great heights. The excellence and innovation that you exemplify is the mainstay of education in India.

With Regards,

Yours sincerely,

(Smriti Zubin Irani)

Mr. Md Ghufran,
Kamran Manu Model School
Ilyas Ashraf Nagar Vill Chandanpatt Hpo Laheria Sarai
Darbhanga
Bihar - 846001

Office: Room No. 301 'C' Wing, Shastri Bhawan, New Delhi – 110 115
Phone: 91-11-23782387, 23782698, Fax No. 91-11-23382365, 23782028

مانو ماڈل اسکول دربھنگہ کو محترمہ اسمرتی ایرانی کی جانب سے دس ستائشی خطوط

کامران مانو ماڈل اسکول، دربھنگہ نے مرکزی وزیر فروغ انسانی وسائل محترمہ اسمرتی ایرانی سے سال 2014-15 میں بہترین کارکردگی کے لیے دس ستائشی خطوط حاصل کر کے ایک ریکارڈ قائم کیا ہے۔

ان میں سے دو خطوط طلبہ کے نام ہیں۔ ایک طالبہ فرخندہ جاوید اور ایک طالب علم محمد شعیب اختر، جنہوں نے دسویں کے بورڈ امتحانات میں دس میں سے دس سی پی جی اے اسکور حاصل کیے۔ بقیہ آٹھ خطوط اساتذہ نے حاصل کیے جنہوں نے کامران مانو ماڈل اسکول کو پوری ریاست بہار میں اعلیٰ مقام دلانے میں اہم رول ادا کیا۔ ایک استاذ کو لکھے گئے خط میں مرکزی وزیر نے کہا:

''سنٹرل بورڈ آف سکنڈری ایجوکیشن کے اس امتحان میں آپ کے طلبہ کی بہترین کارکردگی کے لیے میں تہہ دل سے مبارک باد دیتی ہوں۔ یہ نہ صرف آپ کے لیے بلکہ پوری قوم کے لیے خوشی اور مسرت کا موقع ہے۔

یہ آپ جیسے اساتذہ ہی ہیں جو طلبہ کے ذہنوں اور شخصیت کو متاثر کرتے ہوئے انتہائی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ انہیں اپنی پوشیدہ صلاحیتوں کو پہچاننے کے قابل بناتے ہیں اور کسی بھی چیلنج کو قبول کرنے کے لیے انہیں تیار کرتے ہیں۔

میں آپ کے عزم اور لگن کے لیے شکریہ ادا کرتی ہوں اور نئی نسل کو تیار کرنے میں آپ کی کوششوں کو سلام کرتی ہوں۔ یہ ہماری قوم کو ایک عظیم بلندیوں تک لے جائے گی۔ جس افضلیت اور اختراعی کوششوں کی آپ نے مثال قائم کی ہے وہ ہندوستانی تعلیم کے لیے ایک مضبوط سہارا ہے۔

اسمرتی زُبین ایرانی

کامران مانو ماڈل اسکول ان تین ماڈل اسکولوں میں سے ایک ہے جسے مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے قائم کیا ہے۔ دیگر دو فلک نما حیدرآباد اور نوح (میوات) ہریانہ میں واقع ہیں۔

مرکز برائے مطالعاتِ نسواں تعلیم اور خود حفاظتی تربیت خواتین کا حق

سیدہ فلک
کراٹے چیمپئن

سومیہ مشرا انسپکٹر جنرل آف پولیس

پیکیڈ و مارشل آرٹ کا مظاہرہ

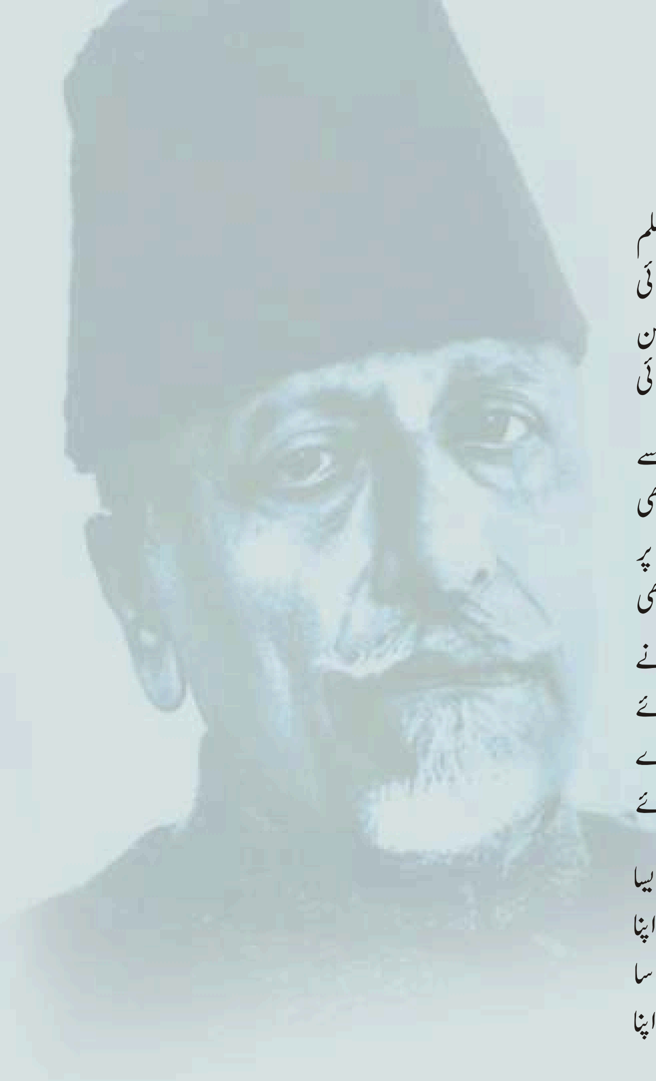

ابوالکلام آزاد

ابھی انگریز کو حاصل تھی گاندھی جی کی ہمدردی
وطن میں گونجتا تھا جب ترا نعرہ بغاوت کا
ابھی تھی منزلوں پیچھے سیاست اُس مجاہد کی
جسے ہونا تھا اک دن ہم نوا تیری سیاست کا

اگر تیری نصیحت پر عمل کرتے وطن والے
تو یہ ہندوستاں' تیرا وطن' کچھ اور ہی ہوتا
اگر تیری نوا کچھ اس چمن پر کارگر ہوتی
تو مجھ کو ہے یقیں رنگِ چمن کچھ اور ہی ہوتا

ترا پیغامِ دل لے کر ترا پیغامِ جاں لے کر
لسان الصدق آیا' الہلال و البلاغ آئے
تجلی سے مگر آنکھیں رکھیں کچھ بند ہی ہم نے
اگرچہ نور برساتے کئی روشن چراغ آئے

قیامت کے فسادوں میں گھرا جب شہرِ کلکتہ
تو اپنی جاں ہتھیلی پر لیے میدان میں آیا
بچایا ہندوؤں کو بھی مسلمانوں کو بھی تو نے
خدا کی رحمتوں کا تیری تربت پر رہے سایا

رہیں یک جان دو قالب کی صورت ہندو و مسلم
نصیحت جو صدی کی ابتدا میں تو نے فرمائی
اسے سمجھے ہوں یا سمجھے نہ ہوں اہلِ وطن لیکن
حقیقت تھی کہ ہر پھر کر ہمیشہ سامنے آئی

تری ہستی عبارت تھی روایت سے' درایت سے
نگاہوں میں تری دیروز بھی تھا اور فردا بھی
ترا اک ہاتھ مستقبل پہ تھا اک ہاتھ ماضی پر
کہ آئینہ تھا تجھ پر دورِ تازہ بھی' گزشتہ بھی

ہوا یہ ملک جب آزاد' تیری ہی فراست نے
جو تھے گنتی سے باہر عقدۂ دشوار' سلجھائے
ترا ہندوستاں احساں بھلا سکتا نہیں تیرے
تری قربانیوں سے جس نے اونچے مرتبے پائے

اسی نے ہم کو بخشا ہے گلِ خوش رنگ تجھ ایسا
چمک اٹھا ہے جس کے دم سے سارا بوستاں اپنا
اسی نے ہی دیا ہے پیکرِ علم و عمل تجھ سا
کہ جس کی ذات پر نازاں ہے کل ہندوستاں اپنا

جگن ناتھ آزاد

یونیورسٹی ترانہ

یہ جامعۂ زبانِ اردو
یہ جامعۂ زبانِ اردو
زبانِ اردو کا آشیاں ہے
یہ جامعۂ زبانِ اردو

کلام سارے ہیں درج روح میں
قلم سے اُترا ہوا بدن ہے
یہ علم کا شہر گھر ہے میرا
مرا مدرسہ، میرا وطن ہے

تعلیم کا موسم ہے
تہذیب کی فصلیں ہیں
ہم روشنی کرتے ہیں
سورج کی نسلیں ہیں

اردو کی اڑے خوشبو............

یہ جامعۂ زبانِ اردو
یہ جامعۂ زبانِ اردو

جو دانا گزرے تھے اس زمیں سے
وہ علم کے بیج بو گئے ہیں
بڑے ہوئے جب وہ پودے پڑھ کر
ہمارے قد اونچے ہو گئے ہیں

ہم چاند کی پیشانی
جب چھو کے نکلتے ہیں
کائنات میں ہے پاؤں
اور مارس پہ چلتے ہیں

اردو کی اڑے خوشبو............
یہ جامعۂ زبانِ اردو
یہ جامعۂ زبانِ اردو

گلزار